

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

THE CRUELTY OF SIN, AND THE PENALTY THAT IT COST TO RID SIN FROM OUR LIVES

بھائی تھام، آپ کا شکریہ۔ آپ کے پاس اس چھوٹی سی چیز میں جتنا بھی والیم ہے، کیا آپ اُسے بڑھا دیں گے۔ آج رات یہاں آنے کیلئے میں تقریباً منع کر چکا تھا۔ کیونکہ مجھے زکام ہے۔ پر میں نے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے، بھائی نیول سے کہا، کہ بھائی کو کس کو بھیجیں کہ وہ آئیں اور اُسے بتاؤ۔ میں نے کہا، ”بھائی نیول کو جا کر بتاؤ کہ وہ عبادت لے لیں، کیونکہ میرا گلا خراب ہے۔ بڑی مشکل سے میری آواز نکل رہی ہے۔“

(2) اور اُس نے کہا، وہ واپس آیا اور کہا، ”بھائی بل، بہتر ہے کہ آپ آجائیں۔ میرا ایمان ہے یہ بہتر ہی ہوگا۔“ پس، میں۔ میں ہمیشہ کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگرچہ..... میری آواز بہت زیادہ بیٹھی ہوئی ہے کہ میں آپ کے درمیان منادی کروں، لیکن میں آپ سے کچھ دیر بات چیت کر سکتا ہوں، یہاں اس چھوٹی سی مشین کی مدد سے۔ میں.....

(3) ہر دفعہ جب بھی میں انڈیا نا آتا ہوں، میرا گلا خراب ہو جاتا ہے۔ میں نہیں جانتا کیوں، لیکن مجھے۔ مجھے، ہر بار، سردی لگ جاتی ہے۔ یہ یہاں تھوڑی کم ہے۔ یہاں آکر مجھے سردی کم لگتی ہے، اور ایسے لگتا ہے جیسے میں اس سے دور نہیں رہ سکتا۔ میں دُعا کرتا ہوں، ایسا لگتا ہے یہ کسی بھی طرح بس لگ جاتی ہے۔ لیکن۔ لیکن میں ہمیشہ پوری کوشش کرتا ہوں کہ جو مجھے کرنا ہے اُسے بہترین طریقے سے کروں۔ پس میں نے ہمیشہ اسی طرح کرنے کی کوشش کی ہے، بہترین طریقے سے جو ہم کر سکتے

ہیں۔ یہ سب خُدا کی عزت ہے..... مجھے معاف کرنا، بلکہ، اسی کی، وہ توقع کرتا ہے۔

(4) اب مجھے۔ مجھے یقین ہے کہ خُداوند آپ سب کو برکت دے گا اور اس جمعے، ہفتے، اور اتوار کی عبادت کے دوران، آپ عظیم برکات پائیں گے۔ عبادت آج رات، اور کل رات ہوں گیں۔ کیا ایسا ہی ہے، بھائی نیول؟ [بھائی نیول کہتے ہیں، ”جی ہاں۔“۔ ایڈیٹر۔] کل رات بھی سلسلہ جاری رہے گا۔

(5) میں یہاں سے فارغ ہونے کے بعد، نکل جاؤنگا اور مشنریوں کے ایک گروہ میں منادی کیلئے لوئیس ویل جاؤنگا۔ میرا خیال ہے۔ میرا خیال ہے اُس مشنری ریلی میں وہاں سترہ یا سترائیس قومیں موجود ہوں گی۔ وہ چاہتے ہیں کہ کل رات میں کچھ لکھوں کیلئے وہاں بولوں۔ اتوار۔..... اتوار کی صبح.....

(6) یہ کیا ہے؟ [ایک شخص کہتا ہے، ”کیا آپ اس شخص پر ابھی دُعا کریں گے؟“۔ ایڈیٹر۔] بھائی، فوراً اس پر ہاتھ رکھیں۔

(7) ہمارے آسمانی باپ، ہم یہ دُعا تیرے محبوب بیٹے، یسوع کے نام میں مانگتے ہیں، کہ اس وقت، تیرا رحم آج رات ہم پر اس طرح بڑھے، کہ ہمارا بھائی شفا پائے، یہ شخص جو یہاں بیٹھا ہے جو اس وقت کافی بیمار دکھائی دے رہا ہے۔ تُو نے کہا ہے، ”پس تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کرو اور ایک دوسرے کے لیے دُعا کرو تا کہ شفا پائے“ اور میں آج رات ان لوگوں کیساتھ مل کر، خُداوند یسوع کے نام میں دُعا مانگتا ہوں، تاکہ تُو ہمارے بھائی کو اس وقت شفا دے۔ جیسے ہمارا بھائی یہاں اپنے ہاتھ اپنے اوپر رکھ کر کھڑا ہے، جو کہ ہمارے خُداوند یسوع کے ہاتھ کی نمائندگی ہے، اور ہم اپنی دُعاؤں کو یکجا کر کے تیرے حضور، مسیح کے نام میں بھیجتے ہیں، تاکہ ہمارا بھائی اس بیماری سے جس میں وہ مبتلا ہے جلد از جلد شفا پائے۔ آمین۔

(8) بھائی، خُداوند آپ کو برکت دے۔ آپ سب اُس کو تھوڑا سانس لینے دیں۔ وہ ایک طرح سے گھبرایا ہوا ہے۔ بلکہ، اُسے چلنے دیں۔ جناب، اگر آپ چلنا چاہتے ہیں، تو کیوں نہیں، آپ سیدھا وہاں پیچھے چلے جائیں عمارت کے اختتام پر، آپ کو ایک نشست دے دی جائے گی، وہاں آپ تھوڑی ہوا بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

(9) اب، خُداوند یسوع ہم سب کی مصیبتوں سے واقف ہے۔ وہ ہمارا بوجھ اُٹھانے والا ہے۔

(10) اور اب اتوار کی صبح، سویرے، چھ بجے، طلوع آفتاب کے وقت عبادت ہوگی۔ کتنے لوگوں کو ایسٹر پر تڑکے کی عبادت پسند ہے؟ ہم عظیم برکتوں کی توقع کر رہے ہیں۔ پس اگر، خُداوند کی مرضی ہوئی تو، تو میں تڑکے کی عبادت لوں گا؛ یہ چھ بجے سے سات بجے تک ہوگی۔ پھر آپ واپس گھر جا کر، کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور ساڑھے نو بجے، عام سنڈے اسکول کی عبادت ہوگی، بھائی نیول یہاں ہونگے۔ اور سنڈے اسکول عبادت کے فوراً بعد، میں ہفتے کی عبادت لوں گا اُنکے کیلئے، جو ایسٹر پر اتوار کی صبح ہفتسمہ لینا چاہتے ہیں۔

(11) اگر آپ نے غوطے کا ہفتسمہ نہیں لیا، اور چاہتے ہیں، اور آپ مسیحی ہیں، اور یسوع مسیح کی۔ کی الوہیت پر یقین کرتے ہیں کہ وہ ہی خُدا کا بیٹا ہے؛ اور۔ اور ہماری رفاقت میں حصہ لینا چاہتے ہیں، تا کہ ہفتسمہ لیں، تو ہم آپ کو ایسٹر کی صبح یہاں پا کر بہت خوش ہونگے، تقریباً ساڑھے دس بجے، ہفتسمے ہونگے۔ اپنے کپڑے لیتے آئیں۔ اگر آپ کے پاس نہیں ہیں، تو کوئی، مسئلہ نہیں، خاص طور پر عورتوں کیلئے، اُنکے پاس یہاں جو غے موجود ہیں، عورتوں کیلئے مختلف سائز موجود ہیں۔ مجھے نہیں لگتا ہے کہ ابھی تک اُنکے پاس سب آدمیوں کیلئے ہیں۔ مگر ہم..... آپ کو ایسٹر کی صبح اپنے ساتھ پا کر بہت خوش ہونگے۔

(12) پھر اتوار کی دوپہر ایک جنازے کی عبادت ہوگی، جو کہ کہیں گاؤں میں ہے، یا شاید یہاں کہیں ہے، جو کہ..... مجھے یقین کچھ عرصہ پہلے وہ بھائی نیول کی منادی کے دوران یہاں تبدیل ہوا تھا۔ مجھے یقین ہے اُس کا نام ایسٹ ہے، یا شاید کچھ اور ہے۔ اُنھوں نے مجھے جنازہ گھر سے کال کی اور پوچھا کہ اگر میں اور بھائی نیول اور ہمارا ایک گروہ دو بجے، مونٹاز جنازہ گھر میں وہاں آجائیں، تو اتوار کی دوپہر عبادت لیں اور گیت بھی گائیں۔

(13) مجھے وہ خاتون یاد نہیں، ایسٹ، یا سٹ یا ایسٹ۔ میرا خیال ہے، آپ میں سے بہتوں نے اُسے اخبار میں، آج رات دیکھا ہوگا۔ اور..... [ایک بہن کہتی ہے، ”بھائی بل؟“۔ ایڈیٹر۔] جی ہاں۔ ”وہ ایڈیٹر جسٹس تھی؛ وہ یہاں آیا کرتی تھی۔“ [ایڈیٹر جسٹس، آپ شاید اُسے جانتے ہوں۔ شاید وہ ایک جوان خاتون تھی۔ کیا یہی تھی؟ بہن، کیا یہ بات درست ہے؟] ”اُنٹیس کی تھی۔

او-ہو۔“ [ایک جوان عورت تھی۔ میرا خیال ہے..... اُسکی ماں مجھے کال پر بتا رہی تھی کہ وہ دو یا تین بچے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ یقیناً یہ بہت بُرا ہے۔

(14) یہ صرف فانی زندگی کی۔ کی بُرائی ظاہر کرنے کے لیے ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ لیکن اگر..... کاش وہ یسوع مسیح میں ہوتی، لیکن وہ بہت دور تھی، جتنا اس عمارت میں کوئی شخص نہیں ہے۔ وہ ابھی موت کے سایہ کی وادی میں سے گزری ہے جہاں سے ہر فانی کو گزرنا پڑتا ہے۔ اور کسی دن آپ کو اور مجھے بھی، اُس راستے سے گزرنا پڑیگا، مگر ہم اکیلے برتن پار نہیں کریں گے، کیونکہ وہ ہمارا نجات دہندہ ہے۔ پس وہ-وہ.....

(15) اگر آپ چاہیں تو جنازہ گھر موٹاز میں جاسکتے ہیں، جو کہ مینپل اسٹریٹ پر، والنٹ کے درمیان واقع ہے..... نہیں، بلکہ میرا خیال ہے جب آپ مغرب کی طرف بڑھتے ہیں تو یہ لوکاسٹ اور وال اسٹریٹ، کی دائیں جانب واقع ہے۔ اسکا..... میں نہیں جانتا اسکا..... اسکا نمبر کیا ہے؟ [کوئی کہتا ہے، ’221‘۔ ایڈیٹر۔] 221۔ یہ اولڈ سکاٹ اور کو مینس جنازہ گھر ہوا کرتا تھا، جب میں جوان تھا۔

(16) اور پھر اتوار کی شام، معمول کے مطابق ایسٹر کی عبادت دوبارہ یہاں ہوگی۔ اور غالباً ہم اتوار کی۔ کی رات موت، دفن ہونے، اور پھر جی اٹھنے پر منادی کریں گے۔ اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمارا خُداوند آنے والے ہفتے میں کیا کریگا، آیا عبادات جاری رہیں گی، یا آنے والے ہفتے میں، کیا ہوگا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ سب اتوار کو۔ کو یہاں ہونگے، یہ ہو سکتا ہے۔

(17) میں ارد گرد بہت سے خادین کو پہچانتا ہوں۔ کسی نے مجھے بتایا کہ مسٹر فولر یہاں تھے، جو اکثر یہاں ہوا کرتے تھے..... اور ہماری عبادات میں آتے تھے۔ کیا وہ شخص یہاں ہے؟ بھائی فولر، کیا آپ وہ شخص نہیں، جو مجھے نیویارک میں ایک جگہ سے دوسری جگہ، عبادت کیلئے، لیکر جایا کرتے تھے؟ بھائی فولر، آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔ خُداوند آپ کو برکت دے۔

(18) پھر میں نے ایک اور مندا کو یہاں دیکھا جسے۔ جسے بھائی تھام نہیں جانتے تھے۔ میں اُس لڑکے کا آخری نام بھی نہیں جانتا، لیکن مجھے پتہ ہے وہاں وہ اُسے جو نیو بلاتے تھے۔ جیکسن، بھائی

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

جیکسن، جو نیر جیکسن، صرف اپنا آخری ہاتھ اٹھائیں، بھائی جیکسن۔ ہم آپکو اپنے ساتھ پا کر خوش ہیں۔ یہ وہاں الزبتھ، میتھو ڈسٹ چرچ سے تعلق رکھتا ہے، اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو میدانِ خدمت میں جانے سے پہلے، میں بہت جلد وہاں ایک عبادت لوں گا۔

(19) اب انڈیا کیلئے اہم بلا ہٹ ہے۔ اور ہر ایک چیز دن بہ دن بٹھوس ہوتی جا رہی ہے۔ میرے لیے دُعا کریں۔

(20) اب، آج رات، یہ مبارک جمعہ ہے۔ یہ وہ رات ہے جب ہم..... اوہ، میرا خیال ہے، یروشلیم میں، اِس وقت، وہاں..... سورج اب طلوع ہو چکا ہے، اور ہفتے کی صبح ہو چکی ہے۔ لیکن پورا دن، لوگ اُسی طرح ریگتے ہوئے اوپر گئے جہاں صلیب اٹھانے والے نے اپنے لہو بھرے پیروں کے نشان چھوڑے تھے؛ دُکھ کے مارے اُنکی رُوح چلا رہی تھی اور رو رہی تھی۔ بہت بڑے کیتھڈرل، اور باقی سب نے، آج، اِس عظیم یادگار دن کو منایا ہے۔ اگر کبھی کوئی ایسا وقت تھا کہ دُنیا اُسے مناتی، تو وہ یہی وقت ہے، یہی دُکھ کی گھڑی ہے۔

(21) اور میرے لیے حیرت، کہ بہن اِس پُرانے چھوٹے، آرگن کو یہاں دیکھ رہی ہے..... مجھے۔ مجھے آگن پسند ہے۔ میں ایک طرح سے پُرانی طرز کا ہوں۔ اور مجھے۔ مجھے اچھا لگے گا اگر ہمیں اِس گیت کی سُر مل جائے:

یَسوع، مجھے صلیب کے نزدیک رکھ۔

(22) اُن پُرانے، اچھے گیتوں میں سے ایک ہے جو دل کو چھو جاتے تھے جو ہم کافی عرصہ پہلے گایا کرتے تھے۔ اور اچھا لگے گا اگر ہم سب مل کر اسے گائیں۔ مجھے یہ پسند ہے۔

یہاں ایک بیش قیمت چشمہ ہے،

ایک شفا کی ندی ہے، جو سب کیلئے مفت ہے،

وہ کلوری کی پہاڑی سے بہتی ہے۔

(23) بہر حال، کتنے لوگوں کو اسکا ایک مصرعہ یاد ہے؟ ٹھیک ہے، آپ سب میرے ساتھ مل کر گائیں۔ اور اب آئیں اپنے ارد گرد پردوں کو گرا دیں، اور اپنے ذہن تقریباً انیس سو سال پہلے، اُس

فرمودہ کلام

دوپہر پر لگائیں۔ وہ کیسا فدیہ تھا! دُنیا نے کبھی ایسا کچھ نہیں دیکھا تھا۔ جس نے پوری دُنیا کو ہلا دیا! اور اب کیا آپ اُس جگہ کے قریب نہیں رہنا چاہتے، جہاں آپ رفاقت کے مقام پر موجود ہوں اور اُس سے برکت حاصل کر سکیں؟

(24) آئیں اب سب مل کر گائیں، پُرانی طرز کی طرح، اب، نہیں..... صرف-صرف اس طرح گائیں جیسے آپ صرف اکیلے گارہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ بھائی تھام، کیا آپ، اس کو لید کرنے میں میری مدد کریں گے؟ میرے پاس اب زیادہ آواز نہیں رہی۔ اور پھر، ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ [بھائی رابرٹ تھام صلیب کے نزدیک گانے میں مدد کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔]

یُسوع، مجھے صلیب کے نزدیک رکھ۔

یہاں ایک بیش قیمت چشمہ ہے،

ایک شفا کی ندی ہے، جو سب کیلئے مفت ہے،

وہ کلوری کی پہاڑی سے بہتی ہے۔

صلیب پر، صلیب پر،

ہمیشہ میں جلال دوں؛

جب تک میری اُٹھائے جانے والی زندگی مجھے ڈھونڈ نہیں لیتی

تاکہ دریا کے اُس پار آرام کروں۔

(25) جبکہ ہم اپنے سر جھکائے ہوئے ہیں، اگر آپ چاہیں، تو آئیں اسے بہت ہلکے انداز میں

گنگناتے ہیں۔ [بھائی برنیم اور جماعت صلیب کے نزدیک گنگنا شروع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔]

صلیب کے نزدیک میں نظر لگاؤں گا.....

ہمیشہ، اُمید رکھ کر، یقین کروں گا،

جب تک سنہرے کنارے تک نہیں پہنچ جاتا،

دریا کے اُس پار۔

(26) [بھائی تھام دھیمی آواز میں دوبارہ کورس گاتا ہے، صلیب کے نزدیک۔ ایڈیٹر۔]

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

(27) مجھے تعجب ہے کیا اب آپ یہ ابھی کرنا چاہیں گے..... یہ کسی نے آپ کے لیے نہیں کیا ہے۔ مجھے تعجب ہے اگر آپ فقط یہ نہیں کریں گے..... کیا آپ اپنی زندگی دوبارہ مسیح کے لیے مخصوص نہیں کریں گے، کہیں، ”خُداوند، مجھے یاد کر۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں..... تُو آزماتا گیا، اذیت سہی، خون بہایا، اور میری خاطر موا۔ میں اِس قابل نہیں، لیکن میں اب اپنے ہاتھ اُٹھانے جا رہا ہوں، خُداوند، اور تُو مجھ پر نظر کریگا۔ میں اپنی زندگی دوبارہ مخصوص کرتا ہوں۔“ خُدا آپ کو برکت دے۔ خُدا آپ کو برکت دے۔ ٹھیک ہے۔ ”خُداوند، اِس مبارک جمعے کی رات، میں خود کو دوبارہ تیرے لیے مخصوص کرتا ہوں۔“ خُدا آپ کو برکت دے۔

(28) باپ، میں دُعا کرتا ہوں کہ تو ان کو برکت دے جنہوں نے اپنے ہاتھ اُٹھائے ہیں، اور اُنکو بھی جن میں اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ وہ یہ کر سکیں۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ وہ واحد و احد، آج رات، ان میں سے ہر ایک کو برکت دے۔

(29) خُدا، ہم کلوری کے بارے میں سوچ رہے ہیں، ہمارے نجات دہندہ کے بارے میں، جو ذلت میں مولا؛ نیچے اتارا گیا، اور ایک امیر شخص کے ہاتھوں میں دیا گیا جس نے پیلاطیس سے، اُسکا بدن مانگا؛ اور اُسے لے لیا اور مہین کتانی کپڑے میں لپیٹ دیا، تاکہ اُسے قبر میں رکھیں۔ اے خُدا، اُن غریب شاگردوں کی کیسی حالت ہو گئی تھی؛ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اُس وقت ہار چکے تھے۔ جس پر اُنھوں نے بے انتہا بھروسہ کیا تھا، وہ جاچکا تھا، لیکن زیادہ دیر تک نہیں۔ بس اہولہان قربانی، ہی سب کچھ تھی۔ کچھ گھنٹوں بعد، کچھ دنوں بعد، وہ جی اُٹھا اور پھر شادمانی واپس آ گئی۔

(30) خُداوند، آج رات، ہماری مدد کر، جیسا کہ ہم اِس موسم میں ہیں، کاش یہ ہم پر گزرے، تاکہ ہم اُس اذیت کو دیکھ سکیں جو ہماری نجات کی خاطر پیش آئی، اُس دُکھ کو جو ہماری خوشی کیلئے پیش آیا۔ اور کاش ہماری زندگیاں..... خُداوند، آج رات، ہونے دے کہ ہم خود کو تیری نذر کریں، اور ہماری زندگیاں دُکھ سہیں، تاکہ ہم وہاں دیکھ سکیں کہ کیسی، اوہ خُدا، وہ کیسی دردناک موت تھی۔ گناہ کتنا ظالم تھا!! اور باپ، میں دُعا کرتا ہوں، کہ تُو ہم سب کو ایسا تھ برکت دے۔

(31) اور اے خُدا، میری مدد کر، جیسا کہ تیرا خادم خراب آواز کیسا تھ یہاں کھڑا ہے، اور تیرے

بچے کلام کو سُننے کیلئے منتظر ہیں۔ خُداوند، میری مدد کر، اور کلام کی زندگی کو، ہر ایک پر، مفت توڑ، اور ہم اپنی زندگیاں اور اپنے دل تجھے دوبارہ سوچتے ہیں۔ پوشیدگی میں، ہمارے دل سے آنسو بہتے ہیں، جب ہم فدیے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ ہماری مدد کر، اور ہم یہ مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(32) اب صرف تھوڑا سا پڑھنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے تھوڑی دیر کیلئے اپنی غیر تقسیم شدہ توجہ دیں، اور میرے لیے دُعا کرتے رہیں۔ یسعیاہ میں سے، تڑپن باب۔

(33) یقیناً، آج ہم نے، ریڈیو کی نشریات، اور باقی سب سنا ہے۔

(34) آج جب میں نے مسیح کے بارے میں سوچا۔ تو میں خود کو روک نہ پایا کہ کہیں چلا جاؤں اور گھٹنے ٹیک لوں۔ اور میں بس رو پڑا، جب میں نے اُسکے بارے سوچا..... جب میری سوچ کلوری پر گئی کہ وہاں ہوا کیا تھا۔

(35) مجھے کوئی بھی ریڈیو نشریات سُننے کا موقع نہیں ملا، لیکن ظاہر ہے اُنھوں نے انجیل میں سے منادی کی تھی۔ اور ہو سکتا ہے کل رات ہم اس نقطہ نظر کو قریب سے دیکھیں۔

(36) لیکن، آج رات، آئیں پُرانے عہد نامے میں چلتے ہیں۔ میں اس عنوان پر بات کرنا چاہتا ہوں: گناہ کا ظلم، اور۔ اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت۔ یسعیاہ 53 میں، مسیح شدہ، نبی نے، خُداوند کی آمد سے سات سو بارہ سال پہلے، یہ باتیں کہیں۔

ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟..... اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟

پروہ اُس کے آگے کو نیل کی طرح، اور..... خشک زمین سے جڑ کی مانند..... پھوٹ نکلا ہے: نہ اُس کی کوئی شکل و صورت ہے؛ نہ خوب صورتی اور جب ہم اُس پر نگاہ کریں، تو کچھ حسن و جمال نہیں کہ ہم اُس کے مشتاق ہوں۔

وہ آدمیوں میں حقیر مر دود؛ مر دِ غم ناک،..... اور رنج کا آشنا تھا: لوگ اُس سے گویا روپوش تھے؛ اُس کی تحقیر کی گئی، اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی۔

تو بھی اُس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں،..... اور ہمارے غموں کو برداشت کیا: پر ہم نے

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت اُسے خُدا کا مارا گُوٹا، اور ستایا ہوا، سمجھا۔

حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا یا گیا: ہماری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی؛ تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا؛ پر خُداوند نے..... ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی۔

وہ ستایا گیا، تو بھی..... اُس نے برداشت کی، اور منہ نہ کھولا: جس۔ جس طرح بڑے جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں، اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے، اُسی طرح وہ خاموش رہا۔

وہ ظلم کر کے اور فتویٰ لگا کر اُسے لے گئے..... پر اُس کے زمانہ کے لوگوں میں سے کس نے خیال کیا؟ کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا: میرے لوگوں کی خطاؤں کے سبب سے اُس پر مار پڑی۔

..... اُس کی..... قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی، اور وہ اپنی موت میں دولت مندوں کے ساتھ موا؛ حالانکہ اُس نے کسی طرح کا ظلم نہ کیا، اور اُس کے منہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔ لیکن خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے؛ اُس نے اُسے غمگین کیا: جب اُس کی..... جان گناہ کی..... قربانی کے لیے..... گذرائی جائے گی، تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا، اُس کی عمر دراز ہوگی، اور خُداوند کی مرضی اُس کے ہاتھ کے وسیلہ پوری ہوگی۔

(37) اگر آج رات، میں اس حوالے سے مضمون لوں، تو میں چھٹی آیت لوٹاؤں گا۔

ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛..... ہم میں سے..... ہر ایک اپنی راہ کو پھرا؛ پر خُداوند نے..... ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی۔

(38) میں صرف کچھ لکھوں کیلئے بولنا چاہتا ہوں۔ ہم ہمیشہ خوش ہوتے ہیں جب خُداوند کی شادمانی ہمارے درمیان ہوتی ہے؛ اور کیسے میں آپ کے ساتھ بہت زیادہ، شادمان ہوتا ہوں۔ لیکن کیا آپ نے کبھی رُک کر یہ سوچا ہے کہ اسے پانے کیلئے کیا قیمت چکانی گئی تھی؟ کیا آپ نے کبھی

محسوس کیا ہے کہ اس کے بدلے کیا قیمت ادا کی گئی تھی؛ عدالت کیا تھی اور گناہ کی سزا کیا تھی؟ گناہ کیسا ظالم تھا، کہ اُس نے خُدا کے بیٹے کو کھوری تک جانے پر مجبور کیا، اور خُدا نے اُسے مارا، اور اُس سے دور ہو گیا، اور اُسے مار دیا، اور۔ اور اُسے دُکھ پہنچایا۔ دیکھیں وہ کون تھا۔

(39) اب بیان کرتے ہوئے، میں آپ کیلئے صرف ایک چھوٹی سی تصویر کشی کرنا چاہتا ہوں۔ آج رات، آئیں ایک چھوٹا سا سفر کرتے ہیں، ایک چھوٹی کشتی پر، اور آئیں..... ایک چھوٹے خلائی جہاز، یا ایک ہوائی جہاز پر۔ آئیں سینکڑوں سال پیچھے چلیں جب یہ دُنیا نہ تھی، اس سے پہلے کہ ایک ستارہ یا کچھ اور ہوتا، وہاں آپ خلا کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور وہ ساری خلا خُدا تھا۔ ابتدا میں خُدا تھا۔

(40) اور اب ایک چھوٹی سفید روشنی کو وجود میں آتے دیکھتے ہیں۔ ہم اُسے، ایک طرح سے، ایک ہالہ کہہ سکتے ہیں۔ اور وہ خُدا کا بیٹا تھا، لوگوں جو ابتدا میں، خُدا سے نکلا تھا۔

(41) اور پھر وہ وہاں اس طرح کھڑا ہو گیا؛ اور اُس نے، اپنے ذہن میں، تصوّر کرنا شروع کر دیا کہ دُنیا کیسی ہوگی، اور اپنے ذہن میں اُس نے ساری منظر کشی کی۔ اور اُس نے کہا، ”روشنی ہو جا۔“

(42) اور ایک ایٹم جدا ہوا اور ٹوٹنا شروع ہو گیا، اور ایک ایٹمی دھماکا، پہلا ایٹمی دھماکا ہوا۔ اور پھر اُن ایٹموں کا انبار لگنا شروع ہو گیا اور ایک انگارہ بن گیا، جیسے نمی ہوتی ہے، یا وہ جو کچھ بھی تھا، ٹوٹنا شروع ہو گیا، اور ایٹم ٹوٹ گئے۔ اور تھوڑی دیر بعد، ایک ستارہ وجود میں آیا، یا ایک ٹکڑا..... ایک مڑاں جو اُڑ رہا تھا اور ہوا کو چیرتا ہوا گزرا۔ اُس نے اسے شاید لاکھوں سال دیکھا، اور پھر اُس نے اسے روک دیا۔ اُسے کوئی جلدی نہیں تھی۔ اُسکے پاس بہت زیادہ، وقت تھا۔ وہ ابتدا سے انتہا تک تھا۔ اُسکے ساتھ وقت کا کوئی لین دین نہیں تھا۔ اور پھر ایک اور چیز اُڑتی ہوئی گئی، اور اُس نے اُسے بھی اس طرح روک دیا۔

(43) وہ کیا کر رہا تھا؟ وہ اپنی پہلی بائبل لکھ رہا تھا۔ پہلی بائبل جو کبھی لکھی گئی، وہ آسمان پر لکھی گئی تھی، یعنی منطقۃ البروج۔ یہ کنواری سے شروع ہوتا ہے، جو کہ اُسکا آغاز ہے۔ یہ یسوعی مبر پر ختم ہوتا ہے، جو کہ دوسری آمد ہے۔ اور یہاں وہ اپنی پہلی بائبل لکھ رہا ہے۔

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

(44) دوسری بائبل جو لکھی گئی، وہ جنوک نے لکھی، اور اُسے مخروط میں رکھ دیا۔

(45) تیسری بائبل جو لکھی گئی، وہ آخری ہے، وہ یہ ہے۔ [بھائی برتنہم اپنی بائبل کی طرف اشارہ

کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔]

(46) خُدا ہمیشہ تین میں ہو کر کام کرتا ہے۔ خُدا تین میں کامل ہے۔ وہ کامل ہے۔ [بھائی برتنہم

اپنا گلا صاف کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔] مجھے معاف کرنا۔ وہ باپ، بیٹے، رُوح القدس میں کامل ہے۔ وہ راست بازی، تقدیس، پاک رُوح کے پتے میں کامل ہے۔ وہ اپنے تین میں کامل ہے۔

(47) ہم اُس کی بنائی ہوئی مخلوق ہیں، پس ہم بھی تین میں کامل ہیں؛ رُوح، جان، اور بدن۔

اور۔ اور ہمارا بدن عصب، خون، اور خلیوں کے اختیار میں چلتا ہے (بدن)؛ تین میں ہے۔ سب تین میں کامل ہیں۔

(48) پھر اُس نے کہا، جب اُس نے سب کچھ بنالیا اُسکے بعد، اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور

کرتا.....

(49) میں اس چھوٹے ہالے کو دیکھ سکتا ہوں جو۔ جو اس دُنیا پر یوں منڈلا رہا تھا، دنیا صرف ایک

جے ہوئے، کونکے کی طرح تھی، ایک بڑی بریفلی چٹان کی طرح لٹک رہی تھی۔ اور اُس نے اسے سورج کے قریب دھکیل دیا۔ اور اُس نے اسے سورج کے گرد یوں گھومانا شروع کر دیا۔ اور یہ پگھلنا شروع ہو گئی، اور بڑی بریفلی چٹانیں ٹوٹ گئیں۔ اور وہاں میدان میں، ٹیکساس وجود میں آ رہا تھا، اور ہمیں پڑھایا گیا تھا کہ کیسے بریفلی چٹان وہاں آئی، بہترین تاریخ دان اس کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اور پھر پوری دُنیا، جب یہ میکسیکو کے سمندر میں گیا، اور آگے بڑھا، تو کناروں سے پانی بڑھنے لگا۔ ”اور دُنیا، ویران، اور سنسان تھی“، اب ہم پیدائش 1 میں ہیں، سمجھے۔ اب، پھر، خُدا نے جنش کی اور آسمان کو پانیوں سے جدا کیا۔ اور اُس نے روشنی کو پیدا کیا۔

(50) اور پھر اُس نے اپنی تمام مخلوق کو خلق کیا۔ پھر، جب اُس نے سب کچھ بنالیا، تمام درخت،

اور پودے اُگ چکے، اور وغیرہ وغیرہ۔ کیا ہی خوبصورت ترتیب اُسکے پاس تھی۔ اُسے یہ پسند تھی۔ یہ خوبصورت تھی۔ اور اُس نے سوچا کہ یہ اچھا ہے۔

(51) پس وہ اسے ایسی حالت میں چھوڑ نہیں سکتا تھا؛ اُسے اس پر کچھ رکھنا تھا۔ پس اُس نے کہا، ”آؤ ہم“ (جمع) ”ایک انسان بنائیں“، جمع، ”اپنی صورت اور شبیہ پر۔“ ”آؤ ہم اپنی صورت اور شبیہ پر انسان کو بنائیں۔“ پس جب خُدا نے پہلے انسان کو بنایا، تو وہ رُوح انسان تھا۔ وہ خُدا کی ترتیب، یا خُدا کے بیٹے، لوگوں کے مطابق تھا۔ وہ پہلا انسان تھا۔ پھر اُس نے انسان کو سب پر اختیار دیا..... تاکہ وہ حیوانی زندگی کی رہنمائی کرے، بالکل جیسے آج پاک رُوح ایک ایماندار کی رہنمائی کرتا ہے۔ ”یہاں جاؤ۔ یہ کرو۔“

(52) اب، اگر ہم پاک رُوح کی فرمانبرداری میں کامل ہیں، تو خُدا، پاک رُوح کے وسیلہ ہماری رہنمائی کریگا، بالکل جیسے آدم اُس زمانے کے جانوروں کی رہنمائی کرتا تھا۔

(53) پس اُس نے۔ اُس نے اُنھیں بنایا۔ اور پھر، جب اُس نے یہ کام کر لیا، تو پھر وہ اس۔ اس خیال پر کام کرنا شروع ہو گیا تاکہ۔ تاکہ وہ انسان کو زمین کی مٹی سے بنائے۔ زمین کو جو تنے کیلئے کوئی آدمی نہ تھا، کوئی بھی کام کرنے کیلئے نہیں تھا، کوئی مادی وجود نہیں تھا۔ پھر اُس نے آدمی کو زمین کی مٹی سے بنایا۔

(54) اب یہاں میرا خیال ہے کہ ایک۔ ایک ماہر نباتات، یا۔ یا سائنس اور مسیحیت، آپس میں ایک دوسرے کیساتھ اختلاف نہیں رکھتے ہیں۔ کیونکہ، سائنس کہتی ہے، آدمی کسی دوسری زندگی سے آیا ہے؛ اور ہم کہتے ہیں، جب آپ ایک آدمی کو یہاں دیکھتے ہیں، کہ وہ خُدا کی شبیہ پر بنا ہے۔ لیکن یہ جو ہے، اسکا آغاز خُدا کی شبیہ پر نہیں تھا۔ یہ تو حیوانی زندگی کی صورت ہے۔ اور وہ..... اور ارتقا پسندوں کا کہنا ہے کہ ہم..... میں ارتقا کی ترتیب پر اُنکی طرح یقین نہیں کرتا ہوں، سب ایک ہی خلیے سے آرہے ہیں۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم نے ترقی کی ہے، یقیناً، یہ ارتقا ایک آدمی سے دوسرے میں ہوا ہے۔ لیکن پھر جب خُدا نے یہ سب بنالیا، اور پھر..... آدمی کو وہاں رکھا.....

(55) اُسے زمین کی مٹی سے بنایا، اب، اُس نے اپنی شبیہ پر نہیں بنایا۔ اُس نے پہلے ہی انسان کو بنادیا تھا۔ پھر اُس نے اُس کے اندر زندگی کا دم پھونکا، اور وہ جیتی جان ہوا۔ پس، آدمی کی جان رُوح کی فطرت ہے۔

(56) اب، جب آپ نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں، تو آپ کو ایک نئی رُوح نہیں ملتی ہے۔ بلکہ آپ کو رُوح کی نئی فطرت ملتی ہے۔ یہ بالکل وہی رُوح ہے، لیکن ایک نئی فطرت کیساتھ۔ آپ دو آدمیوں کو لیں، دونوں کو ایک ساتھ کھڑا کر دیں، دونوں ایک جیسے ہی دکھائی دیں گے؛ اُن میں سے ایک گنہگار ہے، اور اُن میں ایک مسیحی ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے، ”میرے پاس بھی بالکل وہی رُوح ہے جو تمہارے پاس ہے،“ سمجھ۔ لیکن اُن میں سے ایک مختلف، زندگی کا حامل ہے۔ اُسکی فطرت مختلف ہے۔ وہ تبدیل ہو چکا ہے۔

(57) پس اُس نے اس آدمی میں دم پھونکا۔ اب، میں نہیں جانتا کیسے، کیسے اُس نے اسے بنایا۔ اُس نے۔ اُس نے اس میں پانچ حواس رکھے تاکہ وہ اپنے زمینی گھر کیساتھ رابطہ قائم کر سکے، جس میں دیکھنا، چکھنا، محسوس کرنا، سونگھنا، اور سُنتا ہے۔ اور اُس نے اسے اس ترتیب سے بنایا ہے۔ اب، یہ حواس خُدا سے رابطہ قائم کرنے کیلئے نہیں تھے۔

(58) خُدا سے رابطہ کرنے کیلئے اُسکا حواس اُسکی رُوح تھی، اُس کی رُوح..... ”جو جان گناہ کر یگی، وہ مر یگی۔“

(59) اب، میں کچھ حاصل کرنے کیلئے، کافی دور تک گھوم رہا ہوں، لیکن مجھے اُمید ہے آپ اسکا ہر ایک نقطہ سمجھیں گے تاکہ آپ دیکھ سکیں کہ خُدا نے کلوری پر کیا کیا تھا۔

(60) اب جب اس انسان میں، جب، اُس نے اسکے اندر، پانچ حواس رکھے دیئے۔ تب یہ، انسان، اپنے آپکو اکیلا محسوس کرنے لگا، تو اُس نے اسکے لیے بیوی بنائی دی، یعنی ایک مددگار، اس کے پہلو سے ایک پسیلی لی اور ایک عورت بنائی دی۔

(61) یہاں ایک خوبصورت مثال ہے، سب مثال میں ہے، کیسے خُدا مسیح کی پسیلی میں سے، دُلہن بناتا ہے۔ سمجھ؟ خُدا نے آدم کو ایک طرف سے کھولا، ایک پسیلی لی، اور، بدن کے ڈھانچے کے مطابق، عورت کی نسبت آدمی میں ایک۔ ایک پسیلی کم ہوتی ہے۔ اور اب دیکھیں خُدا نے مسیح کے پہلو کو کھولا، وہاں..... کلوری پر، اور دُلہن کو باہر نکالا۔ کلیسیا مسیح کے خون کے وسیلہ، مسیح کے بدن میں شامل ہوتی ہے۔

(62) اسی طرح ہم۔ ہم اندر آتے ہیں، کسی اور طریقے سے نہیں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کس چرچ سے تعلق رکھتے ہیں، یا آپ کتنے اچھے آدمی ہیں، آپ کتنی اچھی عورت ہیں؛ آپ کو لازمی خُدا کے خود مختار فیہ کو قبول کرنا ہے، یعنی اُس کی مہیا کردہ راہ کو، ورنہ آپ کھوپچکے ہیں۔ یہ درست ہے۔ یہی واحد راستہ ہے جس سے آپ اندر آ سکتے ہیں، یہ یہاں ہے۔ اب، یہاں ایک ہی راستہ ہے، اور یہ ایک دروازہ ہے۔

(63) یسوع نے ایک مشہور تمثیل سکھائی، جب وہ یہاں زمین پر تھا۔ اُس نے کہا شادی کی ضیافت تیار کی گئی اور۔ اور ہر ایک شخص کو ایک۔ ایک چوغہ دیا گیا، اور اُس نے ایک آدمی کو وہاں بغیر چوغے کے پایا۔ اُس نے کہا، ”دوست، تم کیا کر رہے..... تمہارے پاس کیوں۔ کیوں ایک چوغہ نہیں ہے؟“

(64) اب، مشرقی تہذیب میں، جب دُہا کسی بھی شخص کو دعوت دیتا تھا، وہ..... دعوت دیتا تھا۔ اگر اُس نے پچاس لوگوں کو دعوت دی ہے، تو پھر اُسکے پاس پچاس چوغے بھی ہونے چاہئیں۔ اور وہ دروازے پر کھڑا ہو جاتا تھا، اور جیسے ہی کوئی آدمی آتا تھا، چاہے غریب ہو یا امیر، وہ اُسے چوغہ دیتا تھا۔ تاکہ، کسی کو معلوم نہ ہو کہ آیا وہ امیر ہے یا غریب۔ وہ، سب، چوغے میں، ایک جیسے دکھائی دیتے تھے۔

(65) اور اسی طرح خُدا آج کرتا ہے۔ وہ پاک رُوح دیتا ہے؛ جو کہ ایک مثال ہے۔ ہر ایک جسکو وہ دعوت دیتا ہے، ہم سب ایک یکساں ہیں۔ ایسا نہیں کہ ایک دوسرے سے بہتر ہے، اور ایک دوسرے سے بڑا ہے۔ وہ سب جو شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں، ہم سب خُدا کی نظر میں یکساں ہیں۔

(66) پھر جب وہ اندر آیا تو اُس نے ایک آدمی کو دیکھا اب..... اب، ایک ہی دروازہ تھا جس سے اندر آیا جاتا تھا، اور وہیں پر چوغے دیئے جا رہے تھے۔ اور اُس نے ضیافت کی میز پر، ایک آدمی کو بغیر چوغہ پہنہ دیکھا۔ اُس نے کہا، ”دوست، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تم نے چوغہ کیوں نہیں پہنا ہے؟“ اور اُس آدمی کا منہ بند ہو گیا۔ وہ کسی کھڑکی سے اندر آیا تھا، یا کہیں اور سے۔ وہ دروازے سے اندر نہیں

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت آیا تھا۔

(67) اور ہر ایک شخص جو مسیح کے وسیلہ، مسیح کے بدن میں آتا ہے، وہ رُوح القدس حاصل کرتا ہے، جو کہ چوند ہے۔ جیسے ہی آپ اندر آتے ہیں، وہ وہیں کھڑا ہے، تاکہ آپ کو یہ پہنائے، سبجے۔ اسی بات کا اُس نے وعدہ کیا ہے اور وہ یہ کرتا ہے۔

(68) اب، پیچھے ابتدا میں۔ میں، عدن کے اندر، خُدا نے اُسکے لیے ایک بیوی، یا ایک مددگار بنائی۔

(69) بعض اوقات، آپ کسی فنکار کی بنائی گئی، تصویریں میگزین میں دیکھتے ہیں۔ اب دیکھیں، یہ بہت بُری بنائی گئیں ہیں۔ اگر آپ کبھی حوا کو اُسکے یوں لٹکتے ہوئے بالوں کیساتھ دیکھتے ہیں، اوہ، تو، آپ کہتے، یہ کیسی عجیب لگ رہی ہے، ”یہ ہماری ماں تھی“، کیوں، کیونکہ اس دُنیا میں کوئی ایسا نہیں جو اُس کو پسند کرتا۔ لیکن میں ایمان رکھتا ہوں حوا سب سے زیادہ خوبصورت عورت تھی جو کبھی زمین پر تھی۔ یہ درست ہے۔ جب آدم نے اُسکی طرف دیکھا، اُسکا، وہ۔ وہ..... یہ صرف، کیوں، یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کھچاؤ آج بھی انسان کے وسیلہ آ رہا ہے۔ اگر یہ نہیں تھا، تو اسکے برعکس تھا۔

(70) پس، آدم نے حوا کو اپنی بیوی کے طور پر لیا۔ اور پھر جب گناہ اندر آیا..... اور میرا اپنا خیال ہے کہ وہ کیا تھا۔ میں اسے چرچ میں بیان نہیں کرتا، لیکن اگر کسی طرح کی کلاس چل رہی ہو، تو بتاتا ہوں کہ ابتدا میں کیا گناہ ہوا تھا۔ لیکن، بہر حال، جب یہ ہوا، تو اس نے اُنکو خُدا کی رفاقت سے جدا کر دیا۔

(71) اب دیکھیں یہاں ایک تصویر ہے جو میں لینا چاہتا ہوں۔ اب جب خُدا نے یہ محسوس کیا، اور کسی فرشتے یا کسی اور مخلوق نے آکر خُدا کو بتایا، کہ، ”تیرا بیٹا کھو چکا ہے، وہ، اُس نے گناہ کر لیا ہے، وہ گر گیا ہے۔“

(72) اب انسان کے رنگ کو دیکھیں، پہلی چیز، وہ خود کیلئے ایک مذہب بناتا ہے۔ ایک آدمی، اپنے لیے کسی قسم کا مذہب حاصل کر لیتا ہے۔

(73) گزرے روز، میں اس شہر کے ایک مشہور شخص سے بات کر رہا تھا۔ کہا، ”بھائی برتنم،

آپ میرا مذہب جانتے ہیں، بس سُنہرے اصول اپنائے رکھو۔“ یہ اچھی بات ہے۔

(74) لیکن، بھائی، اگر کوئی آدمی نئے سرے سے پیدا نہیں ہوتا، تو وہ فنا ہو جائیگا۔ جی ہاں۔ اُسے چاہیے، اُسے چاہیے کہ وہ دوبارہ نئے سرے پیدا ہو۔ اب، سُنہرے اصول بالکل ٹھیک ہے؛ ایک، نیک انسان یہ کر سکتا ہے۔ لیکن یہ سب مافوق الفطرت قطار میں ہونا چاہیے۔ اور پھر آپ دیکھیں گے خُدا کیا کرتا ہے تاکہ ہم مافوق الفطرت طریقے سے پیدا ہوں۔

(75) اب جب، اُنھوں نے گناہ کیا، اُس-اُس نے اپنے لئے ایک مذہب..... لفظ مذہب کا مطلب ”ڈھانپنا ہے۔“ یہ ایسے ہے جیسے کچھ ڈھانپنا ہے۔ یہ کوٹ میرے-میرے لیے ایک-ایک اچھا مذہب ہے، کیونکہ اس نے میرے وجود کو ڈھانپنا ہوا ہے۔ اور آپ کے کپڑے بھی اسی طرح ہیں۔ اور یہ ایک..... یہ ایک-ایک طرح کا ڈھانپنا ہے۔

(76) اب غور کریں، کہ، آدم، اور اُسکے انجیر کے پتے تب تک ٹھیک تھے جب تک اُسکا خُدا اسے سامنا نہیں ہوا تھا۔ لیکن جب اُسے خُدا کا سامنا کرنا پڑا، تب اُسے محسوس ہوا کہ انجیر کے پتے اُسکے لیے کچھ فائدہ مند نہیں ہیں۔ اور اب، دوست، آپ سوچتے ہیں آپ بہت اچھے شخص ہیں، سمجھ، اور آپ ہو بھی سکتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ لیکن جب آپ خُدا کا سامنا کرنے آتے ہیں، آپ..... اگر آپ نے خُدا کے مہیا کردہ فدیے کو قبول نہیں کیا، تو آپ کھوئے ہوئے ہیں اور آپ یہ جان جائیں گے۔

(77) میں نے اُنکی جانب کھڑے ہو کر، اُنھیں مرتے ہوئے دیکھا ہے؛ کیسے ڈاکٹر اُنکے بازو میں انجکشن لگاتے ہیں، تاکہ اُنھیں چپ کروا سکیں۔ اور اُنھیں روتے اور چلاتے دیکھا ہے۔ کہا، ”اوہ، یہ بالکل فقط اپنے کنارے پر ہیں۔“

(78) میں نے کہا، ”ڈاک، مہربانی سے، ایک منٹ کیلئے اسے یہ مت لگاؤ۔“ سمجھ؟ اور آپ اُن کو سُن سکتے ہیں پھر وہ-وہ سوچتے ہیں کہ آپ درست ہیں۔

(79) ”ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے، پر اُس کی انتہا میں موت کی راہیں ہیں۔“

(80) اور ہر وہ شخص جو پیدا شدہ نہیں، جو خُدا سے پیدا نہیں ہوا، وہ تباہی کی راہ میں جائیگا۔ آپ

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

اُسکی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ آپ کی اپنی رُوح آپکی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر آپ نئے سرے سے پیدا شدہ ہیں، تو آپ پابند ہیں کہ اُوپر جائینگے۔ اگر آپ نئے سرے سے پیدا شدہ نہیں ہیں، تو آپ ضرور نیچے جائینگے۔ آپکی۔ آپکی اپنی رُوح یہ طے کرے گی۔ بالکل ایک جادوئی چھڑی کی طرح جو کہیں پر ایک دروازہ کھول دیتی ہے، اگر آپ کے۔ آپ کے پاس چھڑی نہیں ہے، تو دروازہ نہیں کھولے گا۔ اور اگر آپ نئے سرے سے پیدا شدہ نہیں ہیں، تو خود بخود، آپ رہو چکے ہیں۔ اب، بس یہی ہے۔

(81) اور جب میں۔ میں وہاں دیکھتا ہوں، تب، جب وہ باہر آئے، اور خُدا جانتا تھا کہ وہ اُس کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ وہ جانتا تھا۔ اور وہ کچھ جھاڑیوں کے پیچھے، چھپے ہوئے تھے۔ حالانکہ وہ، چھپے ہوئے تھے، لیکن وہ جانتے تھے کہ اُنکا ڈھانپنا کافی نہیں تھا۔

(82) اور ہر مرد اور عورت جو چرچ جاتے ہیں..... آج میں کیتھڈرل کے بارے میں سوچ رہا تھا جیسے وہ تیز آواز میں گاتے، اور گھنٹیاں بجاتے، اور اسی طرح باقی کام کرتے ہیں؛ اور لوگ چرچ جاتے ہیں، اور خود کو تیار کرتے ہیں، اور عورتیں اپنے لیے ایسٹریٹ خریدتی ہیں، اور وغیرہ وغیرہ۔ یہ کہاں پر آچکے ہیں؟ میرے خُدا! میں نہیں سمجھ پایا کہ خرگوش کا جی اُنھنے کے ساتھ کیا تعلق ہے، سمجھ، (نہیں، جناب) کرسس ٹری کامیج کی پیدائش کیساتھ کیا تعلق ہے۔ دوستو، یہ بت پرستی ہے۔ ہم پڑی سے اُتر گئے ہیں۔ یہ درست ہے۔ لیکن نئے سرے سے پیدا شدہ ایک حقیقی مرد اور عورت یہ جانتے ہیں، کیونکہ آپ کے اندر ایک زندگی ہے، جو آپ کو بتاتی ہے کہ یہ غلط ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔]

(83) اب دیکھیں؛ آدم اور حوا۔ اوہ، میرے خُدا! جب میں اِس کے بارے میں سوچتا ہوں، میں اپنے زکام کے بارے میں بھول جاتا ہوں، جو کچھ بھی مجھے تھا۔ جب میں، واپس ابتدا کے بارے میں سوچتا ہوں۔ دیکھیں! آپ خون کے بارے میں بات کرتے ہیں؟

(84) یہاں زیادہ عرصہ نہیں ہوا، جب وہ عظیم میتھوڈسٹ کونسل میں، سوچ رہے تھے، کہ میتھوڈسٹ گیتوں کی کتاب میں سے خون کے بارے میں تمام گیتوں کو نکال دیا جائے۔ کہا، ”یہ قربان گاہ کا مذہب نہیں ہے۔“ کہا، ”ہم نہیں..... ہم کچھ نفیس اور باوقار چاہتے ہیں۔“ بھائی، خُدا اِس

طریقے سے اسے قبول نہیں کرتا۔ یا تو.....

(85) ”جب میں خون کو دیکھوں گا، تو میں تمہیں چھوڑتا جاؤں گا۔“ خون! خدا کے حضور، ایک ہی عوضی ہے، اور یہ اس میں..... ”زندگی خون میں ہوتی ہے۔ مگر تم گوشت کیساتھ خون کو، جو اس کی جان ہے نہ کھانا، اُسے زمین پر گرا دینا۔“ سمجھے، زندگی کو مت کھانا۔

(86) غور کریں کیسی خوبصورت بات ہے! کیسے میں اس کے بارے میں سوچتا ہوں! تب خدا نے سوچا، ”آدم اور حوا، یہاں باہر آؤ۔“ اور اس سے پہلے کہ میں تمہیں باہر لاؤں، مجھے کچھ کرنا ضروری ہے۔“ پس وہ دور ایک پہاڑی کی جانب گیا اور ایک بھیڑی؛ اُسے ذبح کیا، اُسے مرنے دیا، اور اُس سے چمڑا اتارا۔

(87) کیونکہ، خدا کو اپنا کلام پورا کرنا ہوتا ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کتنے اچھے آدمی ہیں، کتنی اچھی عورت ہیں، آپ کیسے بھی ہیں۔ یہ، خدا ہے، خدا کو اپنا کلام پورا کرنا ہوتا ہے۔

(88) یہی وجہ ہے کہ کنواری مریم کو، پنتی کو ست کے دن وہاں اُپر جانا پڑا، اور رُوح القدس کا ہتسمہ حاصل کرنا پڑا، بالکل جیسے اُن دوسروں نے کیا تھا، کیونکہ وہ یہاں فانی طور سے پیدا ہوئی تھی اور اُسے نئے سرے سے جنم لینا ضروری تھا اس سے پہلے کہ وہ آسمان پر جاتی۔ آمین۔

(89) محترمہ، اب دیکھیں، مجھے آپ کو بتانے دیں۔ کیونکہ صرف وقت بدل گیا ہے، خدا نہیں بدلا۔ اگر آپ اس میں پورا نہیں اُترتے، تو آپ کھو چکے ہیں۔ سمجھے؟ اب، میں صرف اس واسطے بول رہا ہوں کہ خدا نے اُنیس سو سال پہلے، آج کے دن کلوری پر کیا کیا، تاکہ آپ کو دکھاسکوں کہ قیمت چکانے کیلئے کسی قربانی دی گئی تھی، اور یہ خدا کی راہ ہے۔ اب ایک راہ ہے جو سیدھی معلوم ہوتی ہے؛ لیکن خدا کی ایک مہیا کردہ راہ ہے۔ اگر آپ ہمیشہ خدا کی مہیا کردہ راہ پر چلیں گے، تو آپ کبھی بھی غلط نہیں جائیں گے۔

(90) جیسے اگر آپ انڈیانا پولس جانا شروع کریں، یا برتج کی دوسری جانب، اور آپ کہیں، ”ٹھیک ہے، یہاں، کیا لوئیس ویل وہاں ہے؟“ ”ایسا ہی لگتا ہے۔“ اور اس طرف مڑ جاتے ہیں؛ آپ جلد ہی کھو جائیں گے۔ یہ درست ہے۔ بہتر ہے کہ آپ بلو پرنٹ، یا نقشہ لیں، اُسکا مطالعہ کریں اور

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت دیکھیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔

(91) اور، پھر، یہاں جلال تک خدا کا بلو پرنٹ ہے۔ اس کا مطالعہ کریں۔ یہ یہاں ہیں۔ یہ پوری راہ خون کے چھینٹوں سے بھری ہے۔ اگر آپ خون کی پیروی کریں گے، تو آپ ہرگز گم نہیں ہونگے۔ سمجھے؟ صرف خون کیساتھ درست چلیں تو آپ ٹھیک رہیں گے، کیونکہ راہ کے ہر قدم پر لہو لہان قدموں کے نشان ہیں۔

(92) اور غور کریں کیسے خدا نے تب، اس سے پہلے کہ وہ یہ کرتا، اب وہ کھڑا ہو سکتا تھا یا..... وہ سزا پانے کیلئے کھڑے ہو سکتے تھے، اور وہ انہیں اُسی وقت مار سکتا۔ وہ مار سکتا تھا، کیونکہ وہ خود مختار ہے۔ اُسے اپنا کلام پورا کرنا تھا۔ اُس نے کہا، ”جس دن تم نے اس میں سے کھایا، اُس دن تم مر جاؤ گے۔“ اس بات نے ہمیشہ کیلئے یہ طے کر دیا تھا۔

پھر میں اُسے وہاں پیچھے دیکھ سکتا ہوں، جب اُس نے ان بھیڑیوں کو ذبح کیا۔ آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنہم، کیا وہ بھیڑیے تھیں؟“ میں ایمان رکھتا ہوں۔ وہ وہ بڑھ تھا جو بنائے عالم سے پیشتر قبر بان کیا گیا تھا۔

(93) اور یہ بھیڑی کھال تھی؛ جو اُس نے لی اور جھاڑیوں کے پیچھے پھینکی، اور اُن سے کہا، ”خود کو اس میں لپیٹ لو، اور باہر آؤ، اور یہ حاصل کرو۔“

(94) میں آدم اور حوا کو یہ پُرانی لہو لہان لنگتی کھالیں، اپنے ارد گرد لپیٹتے دیکھ سکتا ہوں۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں! اُن دونوں، کامل انسانوں کے خوبصورت اور دلکش وجود پر، اب وہ لہو لہان بھیڑی کھال تھی۔ میں انہیں وہاں باہر کھڑا دیکھ سکتا ہوں۔

(95) خدا نے کہا، ”آدم، کیونکہ تو نے میری بجائے اپنی بیوی کی سُنی، اب، میں نے تجھے خاک سے بنایا، اور تو واپس خاک میں مل جائیگا۔“

(96) اور، ”حوا، کیونکہ تو نے میری بجائے سانپ کی۔ کیوں، تو یہ زندگی لائی..... تو نے دُنیا داری کی زندگی لی ہے، اس لیے تو دُنیا میں زندگی لائیگی۔ میں تیرے درد کو بڑھاؤنگا، اور تیری رغبت تیرے شوہر کی طرف ہوگی،“ اور وغیرہ وغیرہ۔

(97) اور پھر اُس نے کہا، ”سانپ، کیونکہ تو نے یہ کیا ہے، تو گیا.....“ وہ ایک ریگنے والا جانور نہیں تھا۔ وہ ایک چوپایا تھا، وہ چلتا تھا، اور باغ کے سب جانوروں میں سے چالاک تھا۔ مجھے برداشت کریں، یہ کلام میں قلم بند ہے۔ وہ ایک آدمی کی طرح، چلتا تھا، اور اُس نے عورت کو دھوکا دیا۔ اور خُدا نے کہا، ”کیونکہ تو نے یہ کیا، تیری ٹانگیں جاتی رہیں، اور اپنی عمر بھر، تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا۔ اور خاک چائے گا۔“

(98) اور ٹھیک وہاں، وہ عدالت میں تھے۔ خُدا کو عدالت ضروری کرنی تھی، کیونکہ اُس نے اسکے بارے میں کہا تھا۔ اور وہ خُدا ہے؛ وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ اُسے قائم و دائم رہنا تھا..... خُدا کو خُدا رہنے کیلئے، خُدا کو اپنا کلام پورا کرنا تھا۔ یہ درست ہے۔

(99) پس میں تصور کر کے دیکھ سکتا ہوں بیچاری حوا، جب اُس نے آدم کی طرف دیکھا، تو اُسکے سنہرے لمبے بال اُسکی کمر سے لٹک رہے تھے۔ وہ چمکدار، بڑی نیلی آنکھیں، جو آسمان کی طرح دکھائی دیتی تھیں، جہاں خُدا نے انھیں بنایا تھا، اُن سے آنسو بہہ رہے تھے؛ اور کپڑوں پر لگے خون میں ملس ہو رہے تھے، اور اُسکے دامن سے ہوتے ہوئے گر رہے تھے، بیچاری حوا، آدم، اپنے مضبوط جسم کیساتھ، اُسے سنبھلتا ہے اور اُسے اپنے سینے سے لگالیتا ہے، اور پھر آنسو بہنا شروع ہو جاتے ہیں، اور جب وہ بھیڑ کی کھال پر گرتے ہیں، تو ملس ہو جاتے ہیں، اور خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ پوری طرح سے خون وہاں تھا۔ وہاں!

اب وہ کہتا ہے، ”تم میرے حضور سے باہر نکل جاؤ۔“

(100) اور میں آدم اور حوا کو، ایک دوسرے کے گرد بازو ڈال کر، اس طرح، باہر نکلتے دیکھ سکتا ہوں، وہ پُرانی لہو لہان، بھیڑ کی کھالیں اُنکی ٹانگوں پر لٹکتی ہوئی، اُنکی ٹانگوں پر ضرب لگا رہی تھیں۔ [بھائی برتھم ایک بار اپنے ہاتھوں سے تالی بجاتے ہیں۔ ایڈیٹر۔]

(101) پھر میں اُس ساری خلاء کو دیکھ سکتا ہوں، جو خُدا تھا۔ خُدا کے دُنوں کا آغاز نہیں ہے، اور نہ ہی سالوں کا اختتام ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے۔ میں اُس ساری خلاء کو اس طرح ایک ساتھ چلتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں، اور پھر وہ ایک صورت میں حرکت کرتے ہوئے ٹھیک نیچے آ گیا، اور اُس

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

نے اُس جوڑے پر جنکی ٹانگوں پر لگتی ہوئی چڑی ضرب لگا رہی تھی اور وہ باغِ عدن سے باہر جا رہے تھے نگاہِ رکھنی شروع کر دی۔ وہ مہر نہ سکا۔ اور وہ نیچے آ گیا، اوہ، یہ چیز خُدا کے دل پر جا لگی، یہ محبت ہے l-o-v-e، ”خُدا نے ایسی محبت کی.....“ وہ اُنھیں جاتے ہوئے دیکھ نہ سکا۔

(102) اُس نے اُنھیں واپس بلایا، کہا، ”میں تیری نسل اور شیطان کی نسل میں عداوت ڈالوں گا۔“ پھر جب یہ بات پوری ہوئی، تو یہ کلوری کا مقام تھا؛ جب خُدا خود ایک عورت کے ذریعے نیچے آ گیا، اور ایک کنواری سے جنم لیا۔

(103) میں کتنا پسند کرتا ہوں، کہ تھوڑی دیرِ عدن پر بیان کروں۔ غور کریں جب وہ گناہ کی وجہ سے باغ سے نکالے گئے۔ تو ساری برکتیں گناہ کی وجہ سے کاٹ ڈالی گئیں۔

(104) اور میں سوچتا ہوں، آج رات، کلیسیا کیساتھ بھی یہی مسئلہ ہے۔ گناہ کی وجہ سے ساری برکتیں کاٹی جا رہی ہیں۔ اس مقام پر ہیں آپ۔

(105) باغِ عدن سے نکلنے کے بعد! اب میں چاہتا ہوں آپ اس پر غور کریں، یہاں پر..... جب قائل اور ہابل، آدم اور حوا کے دو بیٹے، قربانی پیش کرنے کیلئے آگے بڑھے۔

(106) مجھے یقین ہے عظیم کروبی دروازے کی مشرقی طرف کھڑے تھے، اور وہ تلوار آگے پیچھے گھوم رہی تھی، اُس دروازے کی نگہبانی کر رہے تھے جو عدن میں داخل ہوتا تھا۔ غور کریں، آگ، پاک رُوح کی آگ دروازے کی نگہبانی کر رہی تھی۔

(107) اور، آج بھی، یہی ہے جو دروازے کی نگہبانی کرتی ہے۔ اگر آپ رُوحِ القدس اور آگ سے ڈرتے ہیں، تو آپ اندر داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ شعلہ زن، خُدا کی تلوار ہے! خُدا جلادینے والی آگ ہے، جو اُس درخت کو دیکھ رہی ہے، اور اُس زندگی کے درخت کی نگہبانی کر رہی ہے۔

(108) پھر، اب غور کریں، یہ خوبصورت تصویر کشی ہے۔ اوہ، میرے خُدا یا! میں آدم یا..... بلکہ، ہابل اور قائل، اب مشقت کر رہے تھے، اور ایک قربانی چڑھانے جا رہے تھے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اُنھوں نے اپنا منہ ٹھیک دروازے پر، تخت کے سامنے بنایا تھا، جہاں وہ عبادت کر سکیں۔

(109) غور کریں، یہاں قائل آتا ہے۔ اُس نے شاید پورا سال کام کیا، محنت کرتا رہا، وہ سب

کچھ کرتا رہتا کہ وہ بڑے سیب، یا بڑے بڑے کدو حاصل کر سکے، یا جو کچھ اُسکے پاس تھا، وہ اُسے دروازے پر لے آیا۔ اپنے لیے دروازے کے قریب، خُدا کی حضوری میں ایک مذبح بنایا۔ اُس نے اپنے تمام پھل، اور بڑے پھول اور سب کچھ، ٹھیک طریقے سے مذبح پر رکھے، اور پھر گھٹنوں کے بل ہو کر خُدا کی عبادت کی۔

(110) اب میں چاہتا ہوں میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ بات آپ میں گہرے طور سے اُتر جائے، جیسے پہلے کبھی نہیں اُتری، تاکہ آپ اسے سمجھ جائیں، سمجھے۔ غور کریں۔

(111) اگر خُدا آپ سے صرف یہ تقاضا کرے کہ آپ چرچ جائیں، تو قانن بھی بالکل باہل کی طرح ٹھیک تھا۔ قانن نے خُدا کیلئے ایک مذبح بنایا تھا۔ آپ کہتے ہیں، ”ٹھیک ہے، بھائی برتنہم، میں صرف یہ نہیں کرتا، بلکہ میں قربانی بھی چڑھاتا ہوں۔ میں بیرون ملک مشنری کام کیلئے بھی دیتا ہوں، اور میں“ یہ باتیں بالکل درست ہیں۔ یہ درست ہیں۔ لیکن خُدا اس سے بڑھ کر تقاضا کرتا ہے۔

(112) قانن نے، خود یہ کیا تھا۔ سمجھے؟ وہ ایک قربانی لایا۔ اُس نے خُدا کی عبادت کی۔ وہ گھٹنوں کے بل ہو گیا اور خُداوند کے حضور قربانی گذرانی، اور کہا، ”خُداوند، میں یہاں ہوں۔ میں یہاں ہوں، اور میں تیرے لیے قربانی لایا ہوں۔ میں نے ایک مذبح تیار کیا ہے۔“ آمین۔

(113) دوسرے لفظوں میں، ”میں کلیسیا کا ایک ممبر ہوں۔“ کیا آپ اسے گہرے طور پر سمجھے؟ دیکھیں۔ ”میں کلیسیا کا ایک ممبر ہوں۔ میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔“ اب یہ بات گہرائی میں جائیگی۔ اب اسے بڑے گہرے طور پر سمجھیں۔ ”میں خُدا پر ایمان رکھنے والا ایماندار ہوں۔ میں نے ایک مذبح تیار کیا ہے۔ میں نے ایک قربانی پیش کی ہے۔ اور خُداوند، میں یہاں ہوں۔ میں تیری عبادت کر رہا ہوں۔“ لیکن خُدا نے اُس سے منہ موڑ لیا۔ ٹھیک ہے۔

(114) ”اور ایسٹر کی صبح“ جیسے اس شہر کے ایک پاسٹرنے کہا، ”مناو، کیا تم جانتے ہو، میں ایسٹر کی صبح، کیا کرتا ہوں؟“

میں نے کہا، ”کیا کرتے ہیں؟“

کہا، ”میں اپنے پورے کنبے کو، کرسمس مبارک کہتا ہوں۔“

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

کہا، ”ایسا کیوں؟“

کہا، ”کیونکہ میں اگلے ایسٹر تک انھیں دوبارہ دیکھ نہیں پاتا۔“

(115) ہر کوئی ایسٹر پر باہر نکلتا ہے، نئی ٹوپیاں اور نئے کپڑے خریدتا ہے، بس یہی سب کچھ ہے۔ ان سب چیزوں کا مسیح کیساتھ کیا تعلق ہے؟ اوہ خُدا! کل، اِس سال پر وٹسٹنٹ حلقے میں، لٹی پھولوں پر، اُن خوبصورت لٹی پھولوں پر، لاکھوں ڈالر خرچ کیے جائینگے؛ ہر ممبر آئے گا اور انھیں مذبح پر رکھے گا۔ خُدا کو مذبح پر لٹی کی ضرورت نہیں۔ وہ آپ کو مذبح پر چاہتا ہے۔ یہ لٹی نہیں ہے؛ یہ آپ کی قربانی نہیں ہے۔ آپ کو خود مذبح پر ہونا چاہیے۔ یہ فرق ہے۔ خُدا جو چاہتا ہے اُسے مذبح پر رکھیں، اور وہ آپ خود ہیں۔

(116) اب میں چاہتا ہوں آپ غور کریں کہ کیسے، وہ ذات، جو کہ شیطان تھا قانن میں تھی۔ اور غور کریں وہ بالکل.....

(117) اب آپ میں سے جو سیاح اور پردیسی لوگ ہیں، ہو سکتا ہے اِس بات سے آپ بہت اچھا محسوس کریں۔ اور شاید ہو سکتا ہے ہم کہیں، ”خیر، میری خواہش ہے کہ ہم اپنے چرچ میں یہ کر سکیں، یا وہ کر سکیں۔“ مطمئن رہیں۔ ہللو یاہ! میں چھوٹی سی گلی میں کسی پُرانے کمرے میں عبادت کرنا پسند کرونگا، جہاں خُدا ہو، بجائے کسی کیتھڈرل کے جس میں خُدا نہ ہو۔ یہ درست ہے۔ یقیناً۔ یہاں ہیں آپ! وہ ایک غریب شخص تھا۔ غور کریں۔ پھر قانن اپنی قربانی لایا، اور اُس نے، اُسے وہاں رکھا۔ اب، غور کریں، وہ شیطان کی نسل تھا، کیونکہ اُس نے سوچا خُدا اُسے قبول کرے گا، کیونکہ وہ خوبصورت پھل لایا تھا، یہ سب کچھ اُس نے، خود کیا تھا۔

(118) اور بہت سے لوگ کہتے ہیں، ”خیر، میں کچھ مختلف نظم و ضبط سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور میں۔ میں ریڈ کروس کی مدد کرتا ہوں، اور میں خیرات کرتا ہوں۔ میں چرچز کو چندہ دیتا ہوں۔ اِس کے بارے میں کیا خیال ہے، بھائی برنہم؟“ یہ سب بالکل درست ہے۔

(119) لیکن، ”جب تک کوئی آدمی نئے سرے سے پیدا نہیں ہوتا، وہ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔“ غور کریں۔

(120) یہ خیراتی کام اچھے ہیں، لیکن یہ..... ابھی تک یہ خدا کی مہیا کردہ راہ نہیں ہے۔ قائل اپنے راستے سے آیا۔ اور بہت سے، آج رات، اپنے راستوں سے آرہے ہیں۔

(121) آپ اس پر دلیل نہیں دے سکتے۔ اسلئے، کہ دلائل کچھ نہیں..... آپ کے دلائل اہل نہیں۔ آپ اس قابل نہیں کہ آپ دلیل دیکر اسے فارغ کریں۔ اگر آپ اس پر بحث کرتے ہیں، تو پھر آپ میں ایمان باقی نہیں رہتا۔ آپ کو اسے ایمان سے گزارنا ہے۔

(122) اب، آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنم، آپ کا مطلب ہے میں وہاں نیچے جاؤں اور۔ اور رُوح القدس سے بھروں اور اُن باقی سب کی طرح روں؟“ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ باقی سب کے ساتھ ہوں، تو آپ کریں۔ بس یہی بات ہے۔ جی ہاں، جناب۔ بس یہی بات ہے۔ آپ یہ کر سکتے ہیں.....

(123) نعمان کیساتھ یہی مسئلہ تھا۔ خدا نے نبی کو بتایا، ”اُسے کہے، وہاں جائے، اور سات بار ڈوبکی لگائے۔“

(124) اُس نے کہا، ”کیا یہ پانی اچھا اور صاف نہیں ہے؟“ لیکن وہ یردن کا پانی تھا؛ بعض اوقات بہت گندا دکھائی دیتا تھا۔

(125) لیکن میری خواہش ہے کہ ہر کوئی آج رات کلوری کی طرف دیکھے، اور سمجھے کہ خدا کو، اُنیس سو سال پہلے کیا قیمت چکانی پڑی تھی۔ اور آپ ہاتھوں کو اٹھائیں، اور کہیں، ”میں خداوند کے حقیر لوگوں کیساتھ جانا پسند کروں گا؟“

(126) آپ کہتے ہیں، ”مجھے اُن لوگوں کیساتھ تعلق قائم کرنا پڑیگا جو کہ بھائی تھوم، یا، اُن میں سے کچھ اور پوتر جنونی ہیں؟“

(127) بھائی، میں پوری دُنیا میں، تقریباً تین بار جا چکا ہوں، اور میں نے ابھی تک ایک بھی پوتر جنونی نہیں دیکھا ہے۔ جی نہیں، جناب۔ میں نے پاکیزہ لوگوں کو دیکھا ہے، مگر پوتر جنونیوں کو نہیں۔ یہ نام کلیسیا کو ابلیس نے دیا ہے۔ خدا نے کہا، ”بغیر پاکیزگی کے، کوئی شخص خدا کو دیکھ نہیں سکتا۔“ اب آپ، اس کے بارے میں جو چاہیں کہیں۔ یہ خدا کی مہیا کردہ راہ ہے۔

(128) آپ کہتے ہیں، ”لوگ شور مچاتے اور چلاتے ہیں اور یوں کرتے ہی جاتے ہیں؟“

بھائی، یہ ایسا ہی ہے۔ ”کیوں؟“ آپ کہتے ہیں، ”یہ، یہ مجھے، پاگل پن لگتا ہے۔“

(129) یہی وجہ ہے کہ آپ کو نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ جب آپ نئے

سرے سے پیدا ہو گئے، پھر یہ ”پاگل پن“ نہیں ہوگا۔ آپ ہمارے ساتھ ہو گئے۔ جس طرح آپ

سوچتے ہیں بالکل اسی طرح، وہ بھی سوچتے تھے۔ یہ درست ہے۔ وہ بالکل یہی سوچتے تھے جو کچھ آپ

نے سوچا ہے، جب تک، وہ خود اس میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ یہ بدلنا ہے، یہ ایک تبدیلی ہے۔ تبدیلی

کا مطلب کسی چیز کو ”بدلنا“ ہے۔ اور جب تک کوئی آدمی اپنی خودی کا انکار نہیں کرتا..... اور کہیں،

”خُداوند، میں اِس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ بس مجھے اندر لے لے۔“ آمین۔ پھر خُدا ایسا

کریگا۔ سمجھے؟

(130) اب، قائل نے کہا، ”میں نے یہ سب کچھ رکھ دیا ہے۔“ مگر خُدا نے رد کر دیا۔ اُس نے

سب کچھ خوبصورتی سے سجا یا تھا۔

(131) اور شاید ہو سکتا ہے آپ سوچیں، ”خیر، میں تڑکے کی عبادت میں جا رہی ہوں، مجھے ایک

نئی ٹوپی لینی چاہیے۔“

(132) ایک بار ایک لڑکی میری عبادت میں گانے جا رہی تھی۔ اور اُس نے کہا، ”بھائی

برہنہم.....“ اُسکی ماں دھوبی گھاٹ پر کام کرتی ہے، تاکہ گزر بسر کرے۔ اور اُسے اپنے بالوں کو

”کنکنگ کرنی تھی، آپ جانتے ہیں۔

(133) یہ کیا ہے، مینی کیور؟ یا آپ اِس چیز کو کیا کہتے ہیں، یا جو بھی چیز اُسکے بالوں میں تھی؟ میں

جانتا ہوں یہ لفظ غلط ہے۔ میں کبھی بھی اُس کا نام نہیں سوچ پاؤنگا۔ مجھے اِس کے بارے میں زیادہ علم نہیں

ہے۔ یہ کیا ہے؟ [کوئی کہتا ہے، ”ٹوئی۔“ کوئی اور کہتا ہے، ”نہیں۔ یہ پرمیٹ ہے۔“۔ ایڈیٹر۔]

اپنے بالوں کو، سیدھا کروانا تھا، یہی وہ چیز تھی۔

(134) اور اُسے اپنے بالوں میں یہ کروانا تھا اِس سے پہلے کے وہ کواٹر میں گاتی۔ اور اُس کی

غریب بوڑھی ماں دھوبی گھاٹ پر کام کر رہی تھی، تاکہ اُس کے لیے کمائے۔ جب وہ گئی اور پرمیٹ

کروا کر آئی، تو میں نے کہا میں اسے گانے نہیں دوں گا، کیونکہ جب اس نے یہ کیا تو یہ اس قابل نہیں رہی۔ یہ درست ہے!

(135) خُدا پلٹ کو صاف رکھنے میں ہماری مدد کرے، بہر حال۔ دُنیا کیساتھ آج بھی مسئلہ ہے، ان کے اندر.....؟..... بھائی، سُنیں۔ میں پُرانی طرز کے ساسا فراس تجربہ پر یقین رکھتا ہوں، وہاں پیچھے جھاڑیوں میں، جہاں آپ کڑواہٹ کی ساری جڑوں کو کھینچ نکالتے ہیں، اور زمین پر ہل چلاتے ہیں، یہ درست ہے، پھر بیخ بوتے ہیں۔

اب، غور کریں اب، قائل، اُس نے سوچا، ”خوبصورتی اچھی ہے۔“

(136) وہ سوچتے ہیں، ”خیر، اب، ہمارا چرچ! ہم ایک نیا چرچ بنائیں گے۔“ یہ درست ہے۔ خوبصورتی کی ہر ایک چیز، ٹھیک ہے، اگر آپ خُداوند یسوع کو اس کیساتھ ساتھ رکھتے ہیں۔ پھر اگر آپ اُسے پہلے حاصل کر لیتے ہیں، تو وہ باقی سب کو خود سنبھالتا ہے۔

(137) کسی نے کہا، ”بھائی برتنم، کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ اس لڑکی کو مذبح پر، اس حُلیے میں آنا چاہیے؟“

(138) میں نے کہا، ”بھائی، اب بہار کا وقت آرہا ہے۔ باہر جتنے بھی بلوط ہیں، اُن میں سے ہر ایک پر، ابھی تک، پچھلی سردی کے پتے باقی ہیں۔ لیکن ہمیں جا کر اُس پر سے پتے اُتارنے کی ضرورت نہیں ہے، تاکہ نئے پتے آئیں۔ بلکہ نئی زندگی آنے دیں، اور پُرانے پتے خود ہی جھڑ جائیں گے۔“ یہ درست ہے۔ آمین۔

(139) سُنیں۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ اگر پُرانے پتے ابھی تک نہیں جھڑے، تو اس کا مطلب ہے ابھی تک نئی زندگی نہیں آئی۔ اب میرے ساتھ غصہ نہ کریں۔ میں یسوع کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ یہ درست ہے۔ ٹھیک ہے۔

(140) دیکھیں ہمارے آسمانی باپ کو کیا قیمت چکانی پڑی۔ اب دیکھیں اُس نے کیا کیا تھا۔

(141) اور یہاں قائل آتا ہے، اور اُس نے اپنی قربانی گذارنی۔ اُس نے عبادت کی۔ وہ چرچ گیا۔ وہ کسی دوسرے شخص جتنا ہی اچھا تھا۔

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

(142) عیسو بھی ویسا ہی تھا۔ عیسو، اپنے کردار میں، یعقوب سے ایک بہتر شخص تھا، ایک طرح سے زیادہ معتبر شخص تھا! وہ اپنے باپ سے محبت رکھتا تھا؛ اور اُس نے بھی بہت کام کیے تھے! لیکن خُدا نے یعقوب کو پُتّا۔

(143) اب غور کریں جب ہابل قربانی پیش کرنے آیا، خیر، جب ہابل آیا تو بہت فرق تھا۔ یہاں ہابل آتا ہے۔ اُس نے ایسا کام نہ کیا، اُس نے عبادت کرنے کیلئے شہر میں سب سے بڑا چرچ ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی۔ اُس نے سب سے اچھے لوگ ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی تاکہ اُنکے ساتھ رابطہ قائم کرے۔ آمین۔ اُس نے فقط وہ کچھ لیا جو اُسکے پاس تھا اور آگیا۔

یہی سب ہے۔ وہ ایک چرواہا تھا۔ پس وہ گیا اور ایک بڑہ لیا، اور اُسے باندھا..... میرے خیال میں اُنکے پاس اُس وقت رسی نہیں تھی، پس اُس نے ضرور انگور کی ایک بیبل لی اور اُس کے گلے میں لپیٹ دی۔

(144) لیکن اِس کے بارے میں کیا کہا؟ وہ اُسے کلوری پر لے گئے۔ وہ بڑہ تھا۔ کہا، ”وہ ایک اصطبل میں کیوں پیدا ہوا تھا؟“ خیر، بڑے گھروں میں پیدا نہیں ہوتے ہیں۔ وہ اصطبلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ بھیجے گئے..... وہ اُسے ایک بڑے کی طرح قربان کرنے کیلئے لے گئے۔ اور وہ اُسکی رہنمائی کرتے ہوئے، اوپر کلوری پر لے گئے۔ بنائے عالم سے پیشتر، وہ خُدا کا بڑہ تھا، آمین۔ جب میں اُس جگہ، اُسکے بارے میں سوچتا ہوں۔ وہاں ہابل کا چھوٹا بڑہ آتا ہے۔ اور یہاں خُدا کا بڑہ آتا ہے۔

(145) جب میں اُسکے بارے میں سوچتا ہوں، تو میرا دل غمزہ ہو جاتا ہے۔ جب میں سوچتا ہوں، میں، ایک غریب، ناقابل، بے دین گنہگار تھا، جو اِس دُنیا میں، بغیر خُدا کے، بغیر مسیح کے، بغیر اُمید کے مر رہا تھا! اور مناسب وقت میں مسیح میری جگہ موا، وہ جو دلکش تھا، رد کیا گیا اور ذلیل کیا گیا، تاکہ میں اُس کی نظر میں قبول ہوں۔ میری خاطر! اوہ خُدا یا! میں اِس سے نظر نہیں ہٹا سکتا۔ میں تصور نہیں کر سکتا کیسے اُس نے میرے لیے یہ سب کیا۔ میں کون تھا؟ پھر، آپ کہتے ہیں، ”کیا اُس نے یہ تمہارے لیے کیا؟“ جی ہاں۔

(146) ایک دن، پاک رُوح، مجھ پر آیا اور بیدار کیا، اور کہا، ”اُس نے یہ تیرے لیے کیا،“ اور میں نے اِس پر ایمان رکھا۔ میں نے اُس پر ایمان رکھا۔ جی ہاں، جناب۔ میں نے اُس کو قبول کیا، اور میں نے ایسا ہی پایا۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ وہ کون تھے، ”وہ جنونی تھے،“ یا جو کوئی بھی تھے؛ میں خُدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میں..... اور جو اُس نے کہا تھا وہ اُس نے کیا۔

(147) میں چھوٹے ہابل کو دیکھ سکتا ہوں۔ اب دیکھیں۔ میرے خُدا! میں ہابل کو جاتے اور ایک چھوٹی نیل لیتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں، وہ گیا اور ایک نرّہ لیا، جو کہ مادہ بیڑ کی پہلی پیدائش تھی، یہ نیل لی اور اُسکے گلے میں باندھ دی۔ یہاں وہ، اُسے کھینچتے ہوئے لاتا ہے۔ اِس میں کوئی خوبصورتی نہیں، یا ہے؟ اُسے کھینچتا ہوا اُوپر لے گیا۔ پھر وہ اُسے اُوپر ایک بڑی چٹان پر لے گیا، اور اُسے دروازے کی مشرقی طرف لٹا دیا۔ غور کریں۔

(148) قاتَن نے یقیناً پورا سال حل چلایا، تاکہ سب سے اچھی فصل حاصل کر سکے جو وہ کر سکتا تھا، اُس نے سوچا خُدا اِس سے خوش ہو جائیگا۔

(149) اور بہت سے لوگ کہتے ہیں، ”میں جھوٹ چھوڑنے لگا ہوں۔ میں چوری چھوڑنے لگا ہوں۔ میں سگریٹ چھوڑنے لگا ہوں۔ میں اچھے درجے کے لوگوں میں شمار ہوں گا۔ میں کسی اچھے سماج میں چلا جاؤں گا۔“

(150) یہ یہاں ہے! آپ کا نیا صفحہ پلٹنے سے خُدا کو کوئی لین دین نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہے آپ اپنا دل مسیح کی طرف پھیر دیں، اور اُسے اپنے آپ میں کام کرنے دیں۔ وہ نہیں جو آپ کر سکتے ہیں۔ اچھے کاموں کی وجہ سے ہم نہیں بچے، لیکن اُسکے رحم سے ہم خریدے گئے ہیں۔ ”نہ کہ اعمال کے سبب سے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔“ ہم خُدا کے۔ کے اِس لیے ہیں کیونکہ..... یہ اِس لیے نہیں کہ میں کون ہوں، یا اِس لیے نہیں ہے کہ میں نے، خود کیا کیا ہے۔ بلکہ یہ وہ ہے جو خُدا نے، مسیح میں ہو کر میرے لیے اور آپ کے لیے کیا ہے۔

(151) غور کریں، خوبصورت مثال ہے۔ یہاں وہ، اُس بڑے کو، اپنے ساتھ کھینچتا ہوا لاتا ہے۔ میں تصور کر سکتا ہوں وہ چھوٹا سا تھی گرتا ہوا، شاید جانتا تھا کیا ہونے والا ہے، اپنے چھوٹے قدم بڑھا

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

رہا تھا۔ مسیح کی صلیب اٹھاتے ہوئے کامل مثال تھی، خُدا کا بڑا ہیرو شلیم سے گزرتا ہوا، کمزوری میں، گر رہا تھا۔

(152) یہاں وہ چھوٹا بڑا، چنچن ہوا بڑھتا رہا۔ اور جب وہ اُسے اُوپر چٹان پر لے گیا، تو اُسے چٹان پر لٹا دیا، اور ایک نوکدار پتھر لیا..... میں نہیں جانتا، گمان ہے اُنکے دُنوں میں چھری نہ ہو۔ اُسے یوں لٹایا دیا۔ اُس کے سر کی کچھلی طرف سے پکڑا، اور اُسے یوں کھینچا، اور ایک چھری..... یا ایک پتھر لیا، اور اُسکا چھوٹا گلہ کاٹنا شروع کر دیا، اور پتھر نے اُسکا گلہ کاٹنا شروع کر دیا۔ اُس چٹان پر بڑا ہیرو مریگا، لہو لہان، چلاتا ہوا، خون پھیلتا گیا، اُسکی چھوٹی نیس کاٹ دیں، خون پوری جگہ پر بہہ چکا تھا۔ تب اُسکی سفید اُون خون میں نہا کر لال ہو چکی تھی۔ خُدا نے آسمان سے نیچے دیکھا، اور کہا، ”تمام ہوا۔ اب تم نے اسے حاصل کر لیا ہے۔ یہی راستہ ہے۔“ خون اُسکی رگوں سے بہہ رہا تھا۔

(153) یہ کیا تھا؟ یہ خُدا کا بیٹا، اُنیس سو اور کچھ سال پہلے، اِس دو پہر وہاں تھا۔ وہ قید سے لیا گیا۔ وہ تخت عدالت میں لے جایا گیا؛ اور پھر وہاں سے، کوڑے مارنے کیلئے اُسے باہر لایا گیا؛ وہاں سے، اُسے کھینچ کر، اُوپر گلگتہ کی پہاڑی پر لے گئے۔ شمعون، گربنی، صلیب اٹھانے میں اُسکی مدد کر رہا تھا۔ اور وہاں، وہ زمانوں کے پتھر پر، قربان ہوا، مار مار کر اُسکا خون بہایا گیا۔ اُسکا بدن گھائل کیا گیا۔ بَلَوِیاہ! وہ پُرانے تجربہ کار سپاہی مزاق اڑا رہے تھے اور اُسکے چہرے پر تھوک رہے تھے۔ اور اُس نے کہا، ”اگر میری بادشاہی اِس دُنیا کی ہوتی، تو میں اپنے باپ سے منت کرتا، اور وہ فرشتوں کو بارہ تُمَن سے زیادہ میرے پاس ابھی حاضر کر دیتا تا کہ وہ میرے لیے لڑیں۔ لیکن یہ میری بادشاہی نہیں ہے۔“

(154) ”تیری بادشاہی آئے، تیری مرضی پوری ہو۔“ اور بہت جلد وہ یہاں پر ہوگی۔ ”تیری بادشاہی آئے، تیری مرضی پوری ہو۔“ اوہ، میرے خُدا!

(155) ایک دفعہ، جب بلی سنڈے نے کہا، کہ، ”ہر ایک درخت پر ایک فرشتہ بیٹھا ہوگا،“ کہا، ”وہ تمہارا ہاتھ ڈھیلا چھوڑ دیگا اور تمہاری اُنکلی کا اشارہ وہاں کر دے گا، بس یہی کچھ آپ کو کرنا پڑے گا۔ ہم اِس سوال کو یہیں حل کر دیں گے۔“ میرے خُدا، کیا یہ سچائی نہیں ہے!

(156) کاٹنے اُس طرف دیکھا، اور کہا، ”اِس نے دوسروں کو بچایا، اپنی تینیں کیوں نہیں

بچاتا۔“ یہ سب سے عظیم ترین داد تھی جو اُسے کبھی دی گئی۔ اگر وہ خود کو بچا لیتا، تو وہ دوسروں کو نہیں بچا سکتا تھا۔ پس اُس نے اپنی زندگی دے دی، تاکہ دوسروں کو بچا سکے۔ ہللو یاہ! آمین۔

(157) ”ہم سب آوارہ بھیڑوں کی طرح بھٹک گئے؛ خُدا نے اُس پر ہمارے گناہ ڈال دیئے۔ وہ قربانی کیلئے ایک بھیڑ کی طرح لایا گیا؛ اور ایک بھیڑ کی طرح، اپنے کاٹنے والوں کے سامنے، خاموش رہا، اپنا منہ نہ کھولا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا؛ ہماری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی؛ تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔“ آپ کیسے ایسی لاثانی محبت کو ٹھکرا سکتے ہیں؟ اُسے دیکھیں جبکہ وہ لڑکھڑاتا ہوا پہاڑی پر جا رہا تھا بھتاج، کمزور، اُسکا نازک بدن، بوجھ کے نیچے دبے جا رہا تھا!

(158) میں شاعر کے بارے میں سوچتا ہوں جب وہ اُس دن وہاں بیٹھا تھا، اُس نے اُس لمحے کی ایک جھلک دیکھی، اور اُس نے یہ لکھا۔

در میانی پتھر پیش آئے اور آسمانوں میں تاریکی چھا گئی،

جب میرے نجات دہندہ نے سر جھکایا اور جان دی؛

کھلے پردے نے راہ دکھائی

آسمان کی خوشی اور ابدی دِل کی۔

(159) وہ کیسا نجات دہندہ ہے! اوہ، میرے خُدا یا! کیسے، ہم کبھی بھی، کیسے میں، ایسی لاثانی محبت کو رد کر سکتا ہوں، اُس کیلئے جس نے میرے اور آپ کے لیے یہ کیا؟

(160) میں یقین کرتا ہوں، میرے بھائی، بہن، کہ آج رات، آپ آئیں گے۔ خُدا، یہ خُدا کی مہیا کردہ راہ تھی۔ یہی راستہ آپ کے لیے ہے۔ یہی وہ ایک ہے جس نے آپ کے لیے سب کچھ کیا ہے۔ یہی وہ ایک ہے جس نے آپ کی جگہ لے لی۔ یہی وہ ایک ہے جو آج رات، ایک جی اُٹھے نجات دہندہ کی حیثیت سے، باپ کی وہی طرف کھڑا ہے، آج رات؛ آپ کو مانگتے ہوئے دیکھ رہا ہے اور اس عمارت میں ہر ایک گنہگار کی وکالت کر رہا ہے، تاکہ اُسکے پاس آئیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئیں گے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ اس۔ اس ایٹروکیوں ہی جانے نہیں دیں گے۔

(161) عزیز دوستو، ہم راستے کے اختتام پر ہیں۔ میں اپنے پورے دل سے، یقین رکھتا ہوں ہم ہیں۔ ہم راستے کے اختتام پر ہیں۔ خُداوند یسوع آپ کو برکت دے۔ آج رات، میری دُعا ہے، کہ وہ آپ کو خود میں ایک نیا مخلوق بنائے۔ ممکن ہو کہ وہ آپ کی رہنمائی کرے۔ ایک دن اِس میں.....

(162) بائبل میں ایک بوڑھا شخص ملتا ہے، جو۔ جو بنام برتمائی کہلاتا تھا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے، بوڑھے برتمائی کے پاس، دو کبوتر تھے۔ اور یہ کبوتر کرتب دکھاتے اور ایک دوسرے پر اُچھلتے تھے، اور لوگ روکتے اور۔ اور انھیں دیکھتے تھے..... وہ اپنا مشکول پکڑے رکھتا تھا، اور جب۔ جب لوگ وہاں سے گزرتے تھے، اور اُن کبوتروں کو اچھلتے کودتے دیکھتے تھے، تو وہ بوڑھے اندھے بھکاری کیلئے سکے پھینکتے تھے۔ وہ شادی شدہ شخص تھا اور اُسکی بیٹی تھی۔ اپنی پوری زندگی، اُس نے اِس چھوٹی لڑکی کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ تقریباً بارہ، یا چودہ سال کی تھی، اور اب ہم تیاری کر رہے ہیں کہ اُسکی زندگی میں جھانک کر دیکھیں۔ اور وہ بیٹھا تھا.....

(163) ایک رات، اُسکی بیٹی بیمار پڑی گئی، اور وہ خُداوند کے پاس گیا۔ اور اُس نے کہا، ”خُداوند، اگر تو میری بیٹی کو شفا دے، تو میں کل، تیرے لیے اپنے دو کبوتروں کو قربان کر دوں گا۔“ پس وہ..... خُداوند نے اُسکی بیٹی کو شفا دے دی، اور اُس نے دو کبوتروں کی قربانی دے دی۔ کچھ عرصہ بعد، اُسکی.....

(164) اور پہلی بات جو آپ جانتے ہیں، اُسکی پیاری بیوی بیمار پڑ گئی، اور اُس نے سوچا وہ..... اُنھوں نے سوچا وہ مر جائیگی۔ پس وہ خُداوند کے پاس گیا، وہ رات میں اپنے گھر کی دیوار کو چھوتے ہوئے ایک طرف گیا۔ اور صحن میں گھٹنوں کے بل ہو گیا، اور کہا، ”خُدا، خُدا، اگر تو میری بیوی کی جان بخش دے، تو کل میں اپنا ہر تیرے لیے قربان کر دوں گا۔“

(165) اب، آپ جانتے ہیں آج کل اندھے لوگوں کی رہنمائی کتا کرتا ہے۔ وہ ان کتوں کو انکی رہنمائی کرنے کی تربیت دیتے ہیں۔ اُن دنوں میں، وہ بھیڑوں کو لوگوں کی رہنمائی کرنے کی تربیت دیتے تھے، اور پس اُسکے پاس ایک۔ ایک۔ ایک بڑا تھا جو اُسکی آنے جانے میں رہنمائی کرتا تھا۔

(166) اور اُس نے کہا، ”خُداوند، اگر تو میری بیوی کو شفا دے دے، تو، پھر، میں کل تیرے لیے

اپنے بڑے کو قربان کر دوں گا۔“ اور اُسکی بیوی ٹھیک ہو گئی۔

(167) اور اگلے دن وہ ہیکل میں جا رہا تھا، اور سردار کاہن، کانفا، وہاں کھڑا تھا اور کہا، ”اندھے برتمائی، تُو کہاں جا رہا ہے؟“

(168) اُس نے کہا، ”اے سردار کاہن، میں ہیکل میں جا رہا ہوں، تاکہ اپنے بڑے کی قربانی کروں۔ میں نے خُداوند سے وعدہ کیا تھا، کہ اگر وہ میری بیوی کو شفا دے، تو میں اُسے اپنا بڑہ دے دوں گا۔“

(169) اُس نے کہا، ”برتمائی، تُو یہ بڑہ نہیں دے سکتا، کیونکہ یہ بڑہ تیری آنکھیں ہیں۔“ کہا، ”میں تجھے کچھ پیسے دیتا ہوں، اور تُو ہیکل میں کسی بیچنے والے سے اپنے لیے ایک بڑہ خرید لے۔“

(170) لیکن برتمائی نے کہا، ”اے سردار کاہن، میں نے خُدا سے ایک بڑے کا وعدہ نہیں کیا تھا؛ میں نے اُس سے اِس بڑے کا وعدہ کیا تھا۔“ اوہ، میرے خُدا یا!

(171) میں سوچتا ہوں کیا آپ نے اِس طرح کے وعدے کیے ہیں۔ اگر آج رات آپ اُس سب کچھ مہیا کرنے والے بڑے کو دیکھتے ہیں، تو سوچیں، ”خُداوند، اگر تو مجھے ٹھیک کر دے، تو میں وعدہ کرتا ہوں میں تیری خدمت کروں گا؛ میں ہر وہ کام کروں گا جو میں کر سکتا ہوں۔ اگر تُو میرے بچے کو زندگی بخش دے.....“ یا، جب آپ کھڑے ہوں اور آپ کی ماں، یا آپ کا باپ یا آپ کا کوئی چاہنے والا دنیا جا رہا ہو، ”اے خُدا، میں اِن سے ملوں گا، میں اِن سے دوبارہ ملاقات کروں گا!“ میں حیران ہوں اگر آپ واقعی ایسا محسوس کرتے ہیں۔ میں حیران ہوں اگر آنے والا ایسا ایسے ہی چلا جائے اور آپ نے جو وعدہ کیا تھا آپ اُسے پورا نہ کر سکیں۔

(172) وہ وہاں گیا اور اپنا بڑہ قربان کر دیا۔ واپس آیا، ارد گرد جانے میں اُسکی کوئی اور رہنمائی کر رہا تھا۔

(173) پس تب اُس نے کہا، جب وہ واپس آیا، کہا، ”برتمائی، تُو ایسا نہیں کر سکتا۔“ جو کاہن اُسکے بڑے کی قربانی کرنے لگا تھا، اُس نے کہا، ”تو ایسا نہیں کر سکتا۔ تُو اِس بڑے کو ذبح نہیں کر سکتا۔“

کہا، ”اندھے برتمائی، کیا تو جانتا ہے یہ بڑہ تیری آنکھیں ہیں؟“

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

(174) اُس نے کہا، ”ہاں، میں جانتا ہوں۔ لیکن میں نے خُدا سے وعدہ کیا تھا، اور خُدا اندھے برتائی کی آنکھوں کیلئے ایک اور بڑہ مہیا کریگا۔“

(175) اُس کے بعد زیادہ عرصہ نہیں ہوا، ایک دن، وہ سردی میں کانپ رہا تھا؛ اُنھوں نے ایک شور سنا۔ خُدا نے برتائی کی آنکھوں کیلئے بڑہ مہیا کر دیا تھا۔ وہ گلی سے ہوتا ہوا آیا۔ اُس نے کہا، ”یہ شور کیسا ہے؟“ جہاں وہ تھا وہاں عام طور پر شور ہی رہتا تھا۔ کہا، ”یہ شور کیسا ہے؟“ اُس نے کہا، ”فقط، ناصرت کا یسوع، یہاں سے گزرا ہے۔“

(176) اُس نے اپنی چادر پھینک دی، یہ نہیں دیکھا کہ وہ کہاں گئی، پھر اُس نے پرواہ نہیں کی۔ خُدا نے ایک بڑہ مہیا کر دیا تھا۔ وہ سیدھا بڑے کے پاس پہنچ گیا۔ اُس نے کہا، ”اے یسوع، ابن داؤد، مجھ پر رحم کر! رحم کر!“

(177) امیر لوگ اور وہ جو قریب کھڑے تھے، تاکہ نبی کے، اور بادشاہ کے قریب رہیں؛ اُنھوں نے کہا، ”اوہ، خاموش ہو جا، وہ تجھے نہیں سُن سکتا۔“ وہ اور زیادہ پکارنے لگا۔

(178) اُن میں سے کچھ کہتے ہیں، ”معجزات کے دن گزر چکے ہیں۔ اب اُن دنوں جیسی کوئی بات نہیں رہی۔“

(179) وہ اور زور سے چلایا، ”اے ابن داؤد، مجھ پر رحم کر! مجھ پر رحم کر۔“ خُدا نے بڑہ مہیا کر دیا تھا۔

(180) بالکل وہی بڑہ جو اُس نے اندھے برتائی کی آنکھوں کیلئے مہیا کیا تھا، اُس نے آپ کے لیے بھی مہیا کیا ہے؛ اُنیس سو اوپر کچھ سال پہلے، آج کے دن، وہ وہاں، گلگتہ پر چڑھ گیا، اور خود کو قربان کر دیا، اور تمام سزائیں برداشت کیں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

(181) سُنیں، دوست۔ یاد رکھیں، ہابل اپنے گلہ میں گیا اور ایک بڑہ لیا، اور اُسے قربانی کی جگہ قربان کیا۔ اور..... [ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ ایڈیٹر۔]..... بہتر ہوگا اب اسے سمجھ جائیں۔ ہابل اُسی پتھر پر مر جس پر اُسکا بڑہ مرا تھا۔

(182) آج رات، کیا آپ اپنے آپکو، مارنے کیلئے تیار ہیں؟ کیا آپ اپنی تمام سوچوں کو اپنے اندر سے مارنے کیلئے تیار ہیں؟ صرف وہاں اُس پتھر پر، اپنے بڑے کیساتھ لیٹ جائیں، اور مر جائیں۔ کہیں، ”اے خدا، مجھ پر رحم کر۔“ جب میں گھمنڈ کرنے والے مردوں اور عورتوں کے بارے میں سوچتا ہوں، نوجوان مردوں اور عورتوں کے بارے میں جو اپنی زندگی چیزوں پر لوٹا دیتے ہیں! اور عمر رسیدہ، لوگ بھی، اپنی نوکری کے بارے میں اور عزت کے بارے میں اور پڑوس کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں، یا اسی طرح کی کسی اور چیز کے بارے میں!

(183) اوہ، آج رات، آپ وہاں کلوری پر کیوں نہیں چڑھ جاتے؟ ہللو یاہ! اپنی زندگی کو ٹوٹ جانے دیں، اور وہاں اُسکے ساتھ صلیب پر مر جائیں۔ اپنی بانہیں ”زمانوں کے پتھر کے گرد لیٹ لیں، جو میرے لیے دو حصے ہو گیا، مجھے خود میں چھپ جانے دے۔ جبکہ گردش کرتا ہوا پانی، میرے نزدیک ہے، جبکہ طوفان عروج پر ہے، مجھے چھپالے، اوہ، میرے نجات دہندہ، مجھے چھپالے۔ دُنیا جو چاہتی ہے اُسے کرنے دیں۔ تھیا لوجین جو چاہتے ہیں اُنھیں کرنے دیں؛ میں اُنکی تھیا لوجی نہیں چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ یسوع مسیح میرے دل میں ہو۔ مجھے میرے بڑے کیساتھ مر جانے دے۔“

(184) اوہ، میں جانتا ہوں یہ اُس رات کتنا مشکل تھا جب میں وہاں اُس سیاہ فارم مشن میں گیا، اور سفید اشخاص وہاں کھڑے کہہ رہے تھے، دیکھو، ”یہ وہاں ایک سیاہ فارم مشن میں جا رہا ہے۔“ یہ مشکل تھا۔ میں اِس طرح، اپنے اندر بہت سارا کینٹکی کا فخر لیے وہاں گیا، لیکن خدا نے کہا، ”اگر تو یہ چاہتا ہے، تو ٹھیک طریقے سے وہاں چل۔“ اور میں سیدھا وہاں چلا گیا اور مذبح پر گھٹنوں کے بل ہو گیا، اور وہاں بڑے کیساتھ رہا..... بیس سال پہلے، میں بل برتنم، پُرانے طور سے مرچکا ہوں۔ ہللو یاہ!

(185) ”میں مسیح کیساتھ مصلوب کیا گیا تھا۔ لیکن ابھی بھی جیتا ہوں؛ میں نہیں، بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔“ کسی دن اُس جلالی جی اٹھنے میں، جب وہ آئے گا، شاید میرا بدن کسی جگہ گھاس کے نیچے آرام کر رہا ہو۔ لیکن جب ایسا ہوگا، تو آپ گھاس کو پیچھے ہٹتے دیکھیں گے اور میں باہر نکل آؤں گا، اُسکی عظیم جلالی صورت پر، دوسری طرف اور بھی بہت ہونگے، ہللو یاہ، کیونکہ میں اُسے اُسکی جی اٹھنے کی

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت قدرت میں جانتا ہوں۔

(186) میں یقین کرتا ہوں کہ آپ میں سے ہر ایک، آج رات یہی کرے، آج رات، وہاں گلگتہ پر چڑھ جائیں۔ آئیں ابھی ایک چھوٹا سا سفر کرتے ہیں۔

(187) جبکہ، آپ ہمیں سُردیں، بہن، آپ یہ سُردیں، میرے خُدا، میں، تیرے پاس آرہا ہوں۔ جبکہ ہم.....

(188) آپ کہیں گے، ”یہ تو جنازے کیلئے ہے۔“ خیر، بھائی، اگر کبھی کوئی وقت تھا جب ہمیں جنازے کی ضرورت تھی، تو وہ اب ہے، کہ آدمی اپنی خودی اور غور کیساتھ مر جائیں۔

(189) اب خاموشی کیساتھ، آئیں اپنے سروں کو جھکاتے ہیں، جبکہ وہ ہمیں سُردیتی ہے، اگر یہ ٹھیک ہے تو۔

(190) اوہ، اے خُدا، جب میں سوچتا ہوں وہاں کیا ہوا تھا! جی ہاں! جب میں سوچتا ہوں، تو میری ہڈیاں کانپ اُٹھتی ہیں! جب میں اُس بڑے کو دیکھنے کے بارے میں سوچتا ہوں، جب اُنھوں نے اُسے پکڑا، جی ہاں، اُسکے سر پر کانٹے رکھے اور سر کو نیچے کیا۔ سپاہیوں نے اُس کے منہ پر تھوکا، اور کہا، ”اے بادشاہ، اب اس بارے میں کچھ کر۔“

(191) وہ نبیوں کا نبی تھا۔ اُنھوں نے اُسکے چہرے پر پکڑا باندھا، اور اُس کے سر پر، مارا، اور کہا، ”اب نبوت کر، اور بتا دیجئے کس نے مارا ہے۔“

(192) لیکن نبی کہتا ہے، ”اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔“ اُس نے کہنا بند کر دیا۔

(193) اُسکے ہاتھ، اُسکے پیچھے بندھے تھے۔ اور ایک چابک کیساتھ، کوئی کھڑا ہو گیا، اور اُسے مارتا رہا جب تک اُسے اسکی پسلوں میں سے اُسکی قمر نظر نہ آگئی؛ اُس کی پسلی میں سے خون، ٹپ ٹپ کرتے ہوئے زمین پر گر رہا تھا۔ میں اُسے کہتے سُن سکتا ہوں آگے چل؛ میں اُسکی جوتی میں سے خون کے گرنے کی آواز سُن سکتا ہوں۔ وہ عمارتوں کیل تھا۔ وہ خُدا تھا، خُدا کا خون تھا۔

(194) اور میں نے اُنھیں، اُس کی قمر پر وہ صلیب رکھتے دیکھا ہے، وہ پُرانی خستہ حال، کھرداری، صلیب۔ اور پھر وہ جاتا ہے، دُکھتی قمر کے ساتھ، اُس گلی میں سے گزرتا ہے۔ اور مجمع چلا رہا

تھا، اور ہنس رہا تھا، اور اُس کا مزاق اڑا رہا تھا، ”دیکھو یہ نبی جا رہا ہے۔ دیکھو یہ عظیم یسوع جا رہا ہے۔ یہ الہی شفا دینے والا جا رہا ہے۔“

لیکن وہ میرا خُدا ہے! اے خُدا، میں نے..... مجھے اُس کے ساتھ چلنے دے۔

(195) پھر وہ، پہاڑ پر جاتا ہے۔ میں ایک، آدھے کپڑے پہنی ہوئی عورت کو، آگے پیچھے بھاگتے ہوئے، اور مزاق اڑاتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں۔ اوپر پہاڑ پر جاتے ہوئے، اُن کے پریمی، ایک دوسرے کو گلے لگا رہے تھے۔ بھائی وارڈ، یہ بات ابھی تک زیادہ تبدیل نہیں ہوئی۔

(196) میں بڑے چرچ ممبرز کو یہ کہتے ہوئے، سُن سکتا ہوں، ”دیکھو، یہ وہ شخص ہے جو ہماری کلیسیا توڑنے آیا تھا؛ جس نے ہمارے پاسٹر کے خلاف منادی کی تھی۔ اب اسکی طرف دیکھو!“ لیکن نبی نے کہا تھا یہ اسی طرح ہونا ہے۔ وہ خُدا کا بڑا ہوتا تھا۔

(197) میں دیکھ سکتا ہوں جبکہ اُس نے اپنا سر دوسری طرف کیا، تو تھوک گرتی ہوئی اُسکی داڑھی پر آگئی۔ آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں؛ اور کراہتے ہوئے، کچھ قدم آگے بڑھا۔

(198) خُداوند، ایمان کے وسیلہ، میں چاہتا ہوں کہ اُسکے ساتھ اس راستے پر چلوں۔ میں اُس کی تمر پر تھکی دے کر، کہنا چاہتا ہوں، ”خُداوند، میں یہیں کھڑا ہوں گا۔ صرف مجھے بتا کیا کرنا ہے، میں یہ کروں گا۔ خُداوند، میں کیسے تیرا شکر کروں!“

(199) وہاں پہاڑ پر، جب اُنھوں نے اُسے لٹا دیا، اور اُسکے بیش قیمت ہاتھوں کو پیچھے کھینچا۔ وہ ہاتھ جوشفا کے لیے کھڑے ہوئے، وہ جنہوں نے کہا..... وہ ہاتھ جو غریب بیوہ کے لڑکے پر بڑھے، جب اُس نے اُسکی پیشانی کو چھوا، یا اُسکے تابوت کو جس میں وہ مُردہ پڑا تھا؛ تو وہ زندہ ہو گیا۔

(200) وہ جس نے تیبتا کو دوبارہ زندگی دی۔ وہ جس نے یائیر کی بیٹی کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ وہ جس نے کہا، ”لعزر، باہر آ جا۔“ اُن ہونٹوں سے اب خون بہہ رہا تھا، روتے ہوئے، سوکھ رہے تھے۔

(201) جب وہ بڑے کیل اُسکے ہاتھوں اور پیروں میں لگائے جا رہے تھے!“ اُنھوں نے میرے ہاتھوں اور پیروں کو چھیدا،“ نبی نے، یہ ہونے سے سات سو برس پہلے کہا تھا۔ یہ کیا تھا؟ یہ ہابل کا بڑا ہوتا تھا۔ وہاں اُنھوں نے اُسے زمین پر پھینک دیا، اور بدن چھلنی چھلنی ہو گیا۔ اُس کا نادار بدن

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت کا نپ اٹھا۔

کہا، ”میں پیسا ہوں۔“ اُنھوں نے اُسے سر کر دیا۔

(202) اُنھوں نے اُسے تنگ کیا اور اُسے مارا، اور اُس کا مزاق اڑایا، اور کہا، ”تو عظیم معجزے کرنے والا ہے، اب یہاں کچھ کر۔“

(203) پھر آسمان تاریک ہونا شروع ہو گیا، اور بجلی چمکنا شروع ہو گئی۔ خُدا اپنا چہرہ چھپا رہا تھا؛ وہ اسے مزید نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اے خُدا، گناہ اتنا ظالم بھی ہو سکتا ہے! اتنا ظالم، اتنا ظالم، جس نے اُس بیش قیمت کو یہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ اُس نے ایسی قیمت چکانی کہ خُدا کو بھی اپنا چہرہ چھپانا پڑ گیا۔ فرشتوں نے اپنے چہرے چھپالیے اور مڑ گئے، تاکہ اُسکے ساتھ روئیں۔ چاند اور ستارے بھی زیادہ دیر برداشت نہ کر سکے۔ وہ مزید نہ چک سکے۔ وہ خُدا جس نے اُنھیں تخلیق کیا تھا وہ اُس وقت صلیب پر مر رہا تھا۔ اور اُس نے اپنا سر جھکا دیا۔

(204) اِس سے پہلے وہ یہ کرتا، اُس نے نیچے اُن لوگوں کو دیکھا جو اُسکی پوشاک پر قمرے ڈال رہے تھے، نبی نے جو کہا تھا وہ پورا ہوا۔ کہا، ”اے باپ، اُنھیں معاف کر؛ یہ نہیں جانتے یہ کیا کر رہے ہیں۔“ یہ سب محبت تھی، آدم کا برہ، خُدا کا مہیا کردہ برہ، جو بنائے عالم سے پیشتر ذبح کیا گیا تھا۔ وہ مر رہا تھا، کوئی دوست نہیں، یہاں تک کہ خُدا نے بھی اُسے چھوڑ دیا تھا۔ خُدا، بلکہ، اُسکے، اپنے باپ نے بھی، اُسے چھوڑ دیا؛ لہو لہان تھا۔

(205) پھر بھی، ہم آگے پیچھے جا کر ہنستے ہیں، اور رنگ رلیاں مناتے ہیں، جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ (206) اے خُدا، یہ وہ خون تھا! جب وہاں ہسپتال میں، ڈاکٹر نے کہا تھا ”اور میں مر رہا تھا،“ تو یہ وہ خون تھا جس نے مجھے شفا دی تھی۔ ایک چھوٹا کنہگار لڑکا ادھر ادھر بھاگ رہا تھا، یہ وہ خون تھا جس نے میرے گناہ معاف کیے تھے۔ یہ وہ خون تھا جس نے..... مجھے بُری زندگی سے نکالا جس میں میں زندگی بسر کر رہا تھا، اور مجھے بحال کیا اور تیرا بیٹا بنا دیا۔ اوہ،.....؟..... اے مرتے ہوئے برے، تیرا لہو بیش قیمت ہے! خُداوند، مجھے صلیب کے نزدیک رکھ۔

(207) یہ میری رویا ہے۔ یہی وہاں ہے، محبت، خُدا کا سارا عظیم دل وہاں حرکت کر رہا ہے۔

اور جو کوئی اسکے وسیلہ آتا ہے وہ رد نہیں کیا جائیگا۔ وہ سب ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں گے۔ ”اور جو کوئی میرے پاس آئے گا میں اُسے ہرگز نکال نہ دوں گا۔“

(208) اے خُدا، ہونے دے، کہ آج رات، ہر کوئی جو یہاں ہے جب یہ گھر جائیں، تو یہ اپنے ذہن میں یہ بات لیکر جائیں، اور اسکے بارے میں سوچیں، ”کیسا فدیہ ہے! مخلصی کے لیے کیسی قیمت چکانی گئی ہے؟ خُدا کو کیسی قیمت چکانی پڑی؟“ ہمیں کبھی کچھ چکانا نہیں پڑا۔ مگر خُدا کو اپنے بیٹے کی قیمت چکانی پڑی۔ خُدا کو اس کیلئے سب سے بڑی قیمت چکانی پڑی۔ یہ قیمت مسیح تھا، اُسکی اپنی زندگی۔ وہ شارون کا گلاب تھا؛ لیکن ایک گلاب سے عطر نکالنے کیلئے، آپ کو اُسے پکنا پڑتا ہے۔ جبکہ وہ ساڑھے تینتیس سال کا ایک نوجوان شخص تھا، اُسکی خوبصورت زندگی کو پکلا گیا، تاکہ ہم جی سکیں۔

(209) میرے خُدا، تیرے، نزدیک! خُداوند، میرے نزدیک رہ۔ میرے نزدیک رہ۔ اور جب میں اپنے سفر کے اختتام پر پہنچوں، جب میری زندگی ختم ہو، خُداوند! تب وہ، جو وہاں ہوا، تب میرے نزدیک آئے۔ ہونے دے کہ یہاں بیٹھے ہوئے ہر ایک کیساتھ بھی ایسا ہی ہو۔

(210) خُداوند، کل، یا شاید پرسوں، ایک عورت کو دفنایا گیا جو اس چرچ میں ایک مرتبہ آئی تھی، اور پیغام سنا تھا۔ اب تُو اسکے بارے میں سب جانتا ہے۔ اگر وہ آئی تھی، تو وہ محفوظ ہے۔ اگر وہ نہیں آئی تھی، تو وہ جا چکی ہے۔

(211) اے خُدا، مجھ پر رحم کر۔ ہونے دے کہ آج رات ہر ایک مرد اور عورت، جب وہ اس عمارت کو چھوڑیں، اور اپنے گھروں پر جائیں؛ تو، گھرے طور پر سوچیں، ”میری بانہوں میں کچھ نہیں ہے؛ صرف تیری صلیب پر ہے۔“ اور ہونے دے کہ ہر ایک اُس صلیب پر مرے۔

(212) خُداوند، جبکہ آج رات میں اس پلپٹ پر ہوں، میں یہ پُرانا مادی ڈھانچہ، اپنی زندگی تیری نذر کرتا ہوں۔ میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں اُس سب کیلئے جو تُو نے میرے لیے کیا ہے۔ اور میں نئے سرے سے خود کو تجھے سونپتا ہوں، اس رات مصلوبیت کی یادگار میں تجھے سونپتا ہوں۔ خُداوند، مجھے لے۔ مجھے، میری تمام غلطیاں اور خطائیں معاف کر دے۔ خُداوند، خُدا کی رُوح میں، مجھے مضبوط اور طاقتور بنا، تاکہ میں تیرے لیے رُوحیں جیت سکوں۔

(213) اور اس جماعت کو برکت دے، کیونکہ ہم یہ اُسکے نام میں مانگتے ہیں۔ ہر ایک گنہگار کو معاف کر۔ ہر برگشتہ کو واپس لے آ۔

(214) جبکہ ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں، اور ہر ایک گنہگار مرد اور عورت کا جو یہاں ہے، لڑکے اور لڑکیوں کا، آپ سب کا۔ آپ میں سے کچھ جوان لوگ جو پیچھے کھڑے ہیں، دوسری رات، آپ سے سخت مزاج میں بولنا پڑا تھا۔ مجھے یہ کرنا پسند نہیں ہے۔ خُدا آپ کے دل کو برکت بخشے۔ آپ نے سوچا ہوگا بھائی برتنہم سخت ہیں، لیکن میں۔ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ میں وہاں بیٹھ چکا ہوں جہاں سے آپ نے شروع کیا ہے۔ میں جانتا ہوں یہ کیا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ میں نے یہ کہا تھا، دیکھیں کیا آپ ہمارے خُداوند سے محبت نہیں کرتے ہیں۔ میرے لیے دُعا کریں، دُعا کریں کہ میرے لیے نئے سرے سے نذر کرنے کا یہی وقت ہو۔ آپ جو ماں اور باپ ہیں، بزرگ لوگ ہیں، اس وقت کو نئے سرے سے پیش کرنے کا وقت بنائیں، اسی وقت، کیا آپ کریں گے؟ اُسے اپنے دل میں قبول کریں۔ اپنی پوری جان سے اُس پر ایمان رکھیں۔

(215) اب جبکہ ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں، تو کوئی ایسا ہے جو دُعا کروانا چاہتا ہے؟ اگر آپ چاہتے ہیں، تو صرف اپنا ہاتھ اٹھائیں، کہیں، ”بھائی برتنہم، مجھے یاد رکھیں۔ میں خُدا کے نزدیک جانا چاہتا ہوں۔“ ٹھیک ہے، درجنوں ہاتھ ہیں۔

(216) باپ، ان سب کو یاد رکھنا۔ میں دُعا کرتا ہوں تُو یہ بخشے گا؛ یہ اطمینان پائینگے۔ جیسا کہ آنسو ہماری گالوں پر بہہ رہے ہیں، اور میرے ساتھ پلپٹ پر گر رہے ہیں۔ کچھ یہاں رومالوں کیساتھ موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ، یہاں پر، بڑے طاقتور، سخت لگ رہے ہیں، یہاں میرے سامنے بیٹھے ہیں، آنسو انکی جھری دار گالوں پر بہہ رہے ہیں۔ خُداوند، ہمیں قبول کر۔ اس الہی حضوری میں ہم سب کو معاف کر۔ پیارے خُدا، آج رات، خُداوند، جوان اور بوڑھے، سب کو معاف کر۔ ہونے دے کہ ہم اُس دن محفوظ ہوں، اور تیری بادشاہی میں اٹھائے جائیں، کیونکہ ہم یہ اُسکے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(217) اب آپ اپنے قدموں پر کھڑے ہو سکتے ہیں، خاموشی کیساتھ۔ اب اپنے سروں کو

جھکائے رکھیں۔ آہستہ سے:

میرے خُدا، تیرے، نزدیک، تیرے نزدیک؛

اگرچہ یہ ایک صلیب تھی جس نے مجھے زندہ کیا؛

پھر بھی میرے سارے گیت.....

(218) [بھائی برتنم دھیمی آواز میں لوگوں کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔].....؟.....

”خُدا، میرے خُدا، میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“ خُداوند، آ، اِن دِلوں کو برکت دے۔ [بھائی برتنم لوگوں کیساتھ مل کر دُعا کرنا جاری رکھتے ہیں۔].....؟.....

(219) کیا آپ صرف، ادب کیساتھ، بغیر کسی سے بات کیے، کسی سے بھی، بغیر ایک لفظ بولے،

عمارت سے باہر جائیں، اب خاموشی سے، اپنے گھروں کو جائیں۔ اب مُرجائیں اور اپنے گھروں کو جائیں۔ بغیر ایک لفظ کہے، مُڑیں اور باہر جائیں۔ خُدا آپ کے ساتھ ہو۔

(220) [بھائی برتنم کچھ دیر کیلئے رُکتے ہیں اور جماعت خاموشی سے عمارت چھوڑنا شروع کرتی

ہے، جبکہ آرگن بجانے والا اور پیانو بجانے والا میرے خُدا، تیرے، نزدیک، بجانا جاری رکھتے ہیں۔ ایڈیٹر۔].....؟.....

(221) ”ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ اور خُداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر

لاد دی۔ اور وہ ہماری خطاؤں کے سبب گھائل کیا گیا، اور ہماری بدکرداری کے باعث چلا گیا؛ ہماری

ہی سلامتی کیلئے اُس پر سیاست ہوئی۔“.....؟..... ”پھر بھی ہم نے اُسے مارا ہوا، ستایا ہوا، اور گُٹا ہوا سمجھا.....؟.....“

(222) [بھائی برتنم دھیمی آواز میں لوگوں کے لیے دُعا کرنا جاری رکھتے ہیں، جب کہ

آرگن بجانے والا اور پیانو بجانے والا میرے خُدا، تیرے، نزدیک بجانا جاری رکھتے ہیں



۔ ایڈیٹر۔].....؟.....

گناہ کا ظلم، اور گناہ سے ہماری زندگیاں بچانے کیلئے اُس سزا کی قیمت

(The Cruelty Of Sin, And The Penalty That It Cost To Rid Sin From Our Lives)

URD53-0403

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برتنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں مبارک جمعہ کی شام، 3، اپریل، 1953، برتنہم ٹیرنیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2019 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org